Click on http://www.paksociety.com for more

ناولٹ

فوزیہ احسان رانا

Downloaded From
Paksociety.com

لمحوں نے خطا کی تھی

''میں بھی تھانے میں ہی قید تھا آج ہی رہا ہوا ہوں۔'' وہ دو قدم اور آگے بڑھا اجالا نے پوری قوت سے اسے تھپڑ مارا پھر اس نے ناخنوں سے نوچنا شروع کر دیا۔ ''کتنے جھوٹ بولو گے تم گھٹیا انسان۔'' اجالا نے اس کا گریبان جھنجھوڑ ڈالا اسے زمین کی گردش رکتی ہوئی......

آخری حصہ

اُس دوشیزہ کی کتھا، جس کی ایک لمحے کی خطا نے اُس کی ساری زندگی کو مجسم خطا بنا ڈالا تھا

''رحمان میں نے اپنا کام پوری دیانتداری سے پایہ تکمیل تک پہنچا دیا ہے ذرا بھی بد دعا نتی نہیں گلے تک نہیں لگایا اُسے، اب لا میری رقم۔'' فاروق یہ کیسی باتیں کر رہا ہے۔'' ایئر پورٹ پر لگایا تو تھا۔'' رحمان ہنسا تھا مکروہ ہنسی۔

''ڈرامے میں حقیقت کا رنگ بھرنے کے لیے یہ تو ضروری ہے نا ورنہ وہ پولیس والا یار ہمیں رنگے ہاتھوں کیسے پکڑتا۔'' دونوں ہاتھوں پر ہاتھ مار کر ہنسے۔

''وہی تصویر تو میں نے اخبار میں چھپوا کر نیچے خبر لگوائی تھی ڈاکٹر سعد مرتضی کی بہن اپنے آشنا کے ساتھ رنگ رلیاں مناتے ہوئے پکڑی گئی پولیس کا چھاپہ، ہاہاہا اخبار دیکھ کر سعد مرتضی بس دیواروں میں ٹکریں مار مار کر خود کو لہولہان کرتا رہا۔ میں ہر وقت اس کے ساتھ تھا، اس کی دل جوئی کے لیے، میرے دل میں سکون اترتا رہا، وہ ساری زندگی عیش کرتا رہا اور میں آنے آنے کے لیے ترستا رہا کہتا جا رہا تھا میری اُجالا ایسی نہیں ہو سکتی، میری اجالا ایسی نہیں ہے۔''

''ویسے یار ایک بات ہے دونوں بہن بھائی ہیں بہت اچھے۔'' فاروق نے تاسف سے تمسخر اڑایا۔

''کل تیرے اکاؤنٹ میں پانچ لاکھ پہنچ جائیں گے۔''

ان آوازوں نے ان باتوں نے اجالا کے چودہ طبق روشن کر دیے تھے۔ وہ بھربھری مٹی کا ڈھیر بن گئی تھی، عزت نفس اس کی انا اس کی محبت سب کو تماشا بنا دیا تھا۔ اس کا دل چاہا کمرے کی ہر چیز کو تہس نہس کر ڈالے ان مردوں کو نوچ لے سب کچھ تباہ کر دے۔ سوچیں دیمک کی طرح اس کے دل کو چاٹنے لگیں دل کا درد سو گنا بڑھ گیا۔ اجالا نے دروازہ کھولا اور باہر نکل آئی۔

''فاروق تم یہاں......'' سب کچھ اپنے کانوں سے سننے کے بعد نہ جانے وہ کس خوش فہمی

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM

Click on http://www.paksociety.com for more

میں مبتلا تھی یا پھر اس کے منہ سے روبرو سننا چاہ رہی تھی۔

''ہاں جان میں......'' وہ اٹھ کر اس کی طرف آیا۔

''مجھے تھانے میں چھوڑ کر کہاں چلے گئے تھے۔'' وہ رودی۔

''میں بھی تھانے میں ہی قید تھا آج ہی رہا ہوا ہوں۔'' وہ دو قدم اور آگے بڑھا اجالا نے پوری قوت سے اسے تھپڑ مارا پھر اس نے ناخنوں سے نوچنا شروع کر دیا۔

''کتنے جھوٹ بولو گے تم گھٹیا انسان۔'' اجالا نے اس کا گریبان جھنجھوڑ ڈالا اسے زمین کی گردش رکتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی درد کی تیز چبھن نے سارے وجود کو چور چور کر ڈالا تھا۔

''بتاؤ کیوں کیا تم نے ایسا، میری توہین کی، محبت کا مذاق بنایا کیوں کیا ایسا۔''

''میرا کام ہے یہ، مجھے رحمان نے تمہارے پیچھے لگایا تھا پانچ لاکھ میں ہماری ڈیل ہوئی تھی۔ سچ تو یہ ہے کہ اجالا میں کبھی شکاگو گیا ہی نہیں، میں یہیں تھا میں تو شکاگو جانے کا تصور بھی نہیں کر سکتا میں تمہیں یہیں سے فون کرتا تھا۔'' وہ ہولے کہتا اجالا کی ہستی فنا کرتا جا رہا تھا۔ اجالا اسے مارتی رہی روتی رہی۔ اس نے اپنے دفاع میں اجالا کے ہاتھ نہیں جھٹکے۔

''محبت بیچ ڈالی تم نے، اجالا کا سودا کر ڈالا۔ اتنی کم قیمت میں، اتنی ارزاں تھی۔ کیا میری محبت۔'' اس کی آنکھوں میں اتنی بے یقینی تھی شاک اور صدمے سے نڈھال وہ شکوہ کناں نظروں سے اسے دیکھے گئی۔

''اجالا نے تو اپنی ایک ایک سانس تمہیں دان کر دی تھی دل و جان سے تمہاری ہوگئی تھی، پیسوں کی ضرورت تھی تو مجھے کہا ہوتا، اتنی کم مایہ تھی اجالا، اتنے کم دام، اتنی سستی بک گئی۔'' وہ جیسے ہوش و خرد سے بے گانہ ہو کر خود کلامی کرتی رہی روتی رہی۔

☆......☆......☆

سعد مرتضی جب سو کر اٹھا تو چوکیدار نے اسے بتایا کہ اجالا بی بی اپنی گاڑی میں علی الصبح کہیں چلی گئی ہے گیٹ کھلا ہوا تھا جب وہ نماز پڑھ کر واپس لوٹا۔ سعد مرتضی سمجھا کہیں قریبی پارک تک گئی ہوگی۔ آجائے گی وہ بھی جاگنگ کے لیے چلا گیا واپس آیا فریش ہوا ناشتا کیا اجالا ابھی تک نہیں لوٹی تھی تو اسے فکر ہونے لگی اس نے رحمان کو فون کیا رحمان فوراً چلا آیا وہ سعد کے غم اس کی پریشانی میں شامل رہا۔ سعد کے ساتھ رحمان نے شہر کا کونہ کونہ چپہ چپہ چھان مارا مگر اجالا شہر میں ہوتی تو ملتی نا۔ سعد اب صحیح معنوں میں پریشان ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔

دن شام میں ڈھل گیا۔ شام نے رات کے وجود میں پناہ لے لی۔ سعد ساری رات روتا رہا دعائیں مانگتا رہا۔ رحمان اسے تسلیاں دیتا رہا اس کی ڈھارس بندھواتا رہا اجالا کے لوٹ آنے کی امید دلاتا رہا۔ رات کا نجانے کون سا پہر تھا جب رحمان نے زبردستی اسے نیند کی گولی دی تھی جب سعد سو گیا تو وہ اپنے گھر چلا گیا۔ گھر جاتے ہی اس نے فاروق کو چند ضروری ہدایات دیں اور سونے کے لیے لیٹ گیا۔ حرص اس کی مسکراتی نظروں میں ناچ رہی تھی وہ جو کر رہا تھا جو وہ اتنے لمبے عرصے سے پلان کر رہا تھا وہ کسی کا گھر اجاڑنے کا سوچ رہا تھا کسی کا معصوم آنچل داغدار کرنے کی ٹھان بیٹھا تھا وہ کتنے بڑے گناہ کا مرتکب ہو رہا تھا اور اسے ندامت نہیں تھی۔

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

Click on http://www.paksociety.com for more

Downloaded From Paksociety.com

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

Click on http://www.paksociety.com for more

وہ اجالا اور سعد کی تباہی بربادی کا سامان کر چکا تھا اس کے دل پر بے حسی کی مہر ثبت ہو چکی تھی وہ نفس پرستی کا شکار کمزور انسان تھا وہ عیش سے جینا چاہتا تھا اور بہت سارا جینا چاہتا تھا۔ انسانیت کو چھوڑ کر انسان بت کر فرعون بن جاتا ہے۔ دوسروں کی زندگی میں سیاہی گھول دیتا ہے کسی کی لٹی پٹی حالت پر خوشیاں منانے والا انسان بھول جاتا ہے کہ ظالم کی رسی اللہ دراز کرتا ہے۔ اور پھر جب رسی کھینچتا ہے طنابیں ٹوٹ جاتی ہیں آخرت میں نجات نہیں ملتی بس اتنا سا کھیل اور انجام سے بے خبر انسان۔ دنیا میں رحمان جیسے لوگ ہر جگہ پائے جاتے ہیں جو گناہ کر کے بھی تمام عمر مطمئن رہتے ہیں۔ ساری زندگی رائیگاں کر کے تمام عمر تہی داماں رہتے ہیں۔

رحمان کی آنکھوں میں مستقبل کے سہانے سپنے تھے وہ مسرور تھا۔

☆......☆......☆

اگلا دن سعد مرتضیٰ کی زندگی کا سیاہ دن تھا رحمان ابھی ابھی لاہور سے نکلنے والا اخبار ہاتھ میں پکڑے کھڑا تھا اور پھر کسی خاص جگہ پر رحمان نے اشارہ کیا سعد نے اخبار دیکھا اس کی آنکھیں پھٹ گئیں۔ اجالا کسی نوجوان کے سینے سے لگی کھڑی تھی۔ دوسری تصویر میں اجالا پولیس والوں کے نرغے میں پھنسی ہوئی کھڑی تھی۔

''نہیں میری اجالا ایسی نہیں ہو سکتی۔ وہ ضرور کسی سازش کا شکار ہوئی ہے۔'' سعد رو رہا تھا اپنے بال نوچ رہا تھا۔ دیواروں سے سر پھوڑ رہا تھا وہ پاگل ہو رہا تھا۔

''اجالا کل سے گھر سے غائب ہے مگر رحمان ایک بار بھی کوئی ایسا خیال مجھے چھو کر نہیں گزرا کہ وہ کسی مرد کے ساتھ......نہیں اجالا ایسی نہیں ہے سعد کی بہن ایسی نہیں ہو سکتی اسے پتا ہے وہ سعد کی لاڈلی ہے وہ ایسی نہیں ہے وہ بہت معصوم ہے۔''

''اخبار گھر گھر جا رہا ہے۔ بہت بدنامی ہو گی سعد ہم کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہیں گے۔'' رحمان نے دبے الفاظوں میں اسے جتایا تھا۔

''رحمان تم کسی طرح پتا چلاؤ کے اجالا تھانے میں ہے؟ ہم لاہور چلتے ہیں اس کی ضمانت کروا دیتے ہیں پھر ہی اصل حقائق سامنے آئیں گے۔'' رحمان چاہ رہا تھا کہ بدنامی و رسوائی کے خوف سے سعد چپ کر کے گوشہ نشین ہو کر بیٹھ جائے مگر سعد کو ابھی صرف اجالا کی جان کی عزت کی سلامتی کی فکر تھی کون کیا کہہ رہا تھا اسے کوئی سمجھ نہیں آ رہی تھی۔

''سعد ہم چلتے ہیں لاہور، تم پریشان مت ہو مگر یار ایک حقیقت تسلیم کر لو کہ اجالا کا اس فاروق نامی شخص سے گہرا تعلق ہے وہ خود اس کے گھر سے گئی ہے۔ اپنی مرضی سے، رائمہ بھابی کو شاید پتا ہو۔''

''رائمہ، رائمہ۔'' سعد نے با آواز بلند اسے پکارا وہ بھاگی چلی آئی۔

''اجالا کا فاروق سے کوئی تعلق تھا کیا وہ اس سے ملتی رہی ہے دیکھو تمہیں میرے سر کی قسم جھوٹ مت بولنا۔'' سعد نے اسے شانوں سے پکڑ کر کہا رائمہ کا سر جھک گیا۔

''جی ان کی دوستی تھی فون پر بھی بات کرتے تھے وہ اس سے ملتی تھی کہ نہیں یہ مجھے نہیں پتہ۔''

''سعد اجالا خود اپنی مرضی سے لاہور گئی ہے۔ یہ تو ظاہر ہو گیا۔ رحمان نے کہا۔

''مان لیا یہ سب مان لیا مگر پھر بھی میرا دل نہیں مانتا، اجالا گھر سے بھاگ جانے والا اتنا بڑا سنگین قدم نہیں کبھی نہیں اٹھا سکتی۔ وہ سعد مرتضیٰ کو

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

Click on http://www.paksociety.com for more

اتنا بڑا دکھ نہیں دے سکتی۔'' سعد چیخا تھا پھر دونوں ہاتھوں کی انگلیاں بالوں میں پھنسا کر بے چارگی سے رو دیا اس کی انگلیاں خون سے تر ہو چکی تھیں۔اس کا سر دیواروں سے ٹکرانے کی وجہ سے جگہ جگہ سے پھٹ چکا تھا۔اس کی شرٹ خون سے داغ دار ہو چکی تھی مگر وہ روئے جا رہا تھا رائمہ دیوار پار رو رہی تھی اپنے محبوب شوہر کی ایسی حالت دیکھ کر اس کا دل کٹ رہا تھا۔اس گھر کی عزت خطرے میں تھی سکون کیسے آ سکتا تھا۔

رحمان کو سعد نے پتا کرنے کا کہا تھا رحمان کے تو ہاتھ پاؤں پھول گئے اس نے اپنے کسی بے حد قریبی دوست کو فون کر کے اجالا کو تھانے سے لے جانے کا کہا تھا وہ اس کا دوست اجالا کو تھانے سے لے گیا تھا اب وہ اپنے آبائی گھر اجالا کو لے گیا یہ پشاور کا کوئی علاقہ تھا جہاں تا حد نظر پتھر ہی پتھر نظر آتے تھے۔

سعد اور رحمان جب لاہور پہنچے کوئی اجالا کی ضمانت کروا کر لے گیا تھا۔ضمانت کروانے والا کون تھا کسی نے کچھ نہیں بتایا تھا۔سعد کی بے بسی رحمان کے جلتے دل پر سکون اتار رہی تھی۔وہ سعد کو یوں ہی تڑپتا ہوا دیکھنا چاہتا تھا۔وہ اسے اذیتیں دے دے کر مارنا چاہتا تھا۔

رحمان بزدل مرد سعد کی پشت پر وار کر کے لطف اندوز ہو رہا تھا۔منافق دھوکے باز احسان فراموش۔سعد لاہور کی سڑکوں پر دیوانوں کی طرح روتا پھر رہا تھا۔اجالا کی تلاش میں مارا مارا پھر رہا تھا۔اجنبی شہر غیر لوگ، کون تھا یہاں اپنا۔ جو اپنے تھے انہوں نے ڈس لیا تھا ساری خوشیوں کو چاٹ لیا تھا برباد کر دیا تھا۔سعد کے آشیانے کا تنکا تنکا بکھیر دیا تھا۔

☆......☆......☆

اس گھر میں عورتیں بھی تھیں بچے بھی تھے مرد بھی تھے مگر کوئی اجالا سے ہم کلام نہیں ہوتا تھا ایک نوعمر سی لڑکی اجالا کے پاس کھانا رکھ جاتی اور خود باہر چلی جاتی تھی۔

''میں نے سعد بھیا سے دھوکا کیا تو کیا ملا مجھے،عمر بھر ذلت رسوائی، میں خواہشوں کے گرداب میں الجھی کہاں بھٹکتی پھر رہی ہوں۔خواب دیکھنے کی یہ سزا ہے کہ میری آنکھیں بنجر ہو گئیں میں نے کیوں بھروسہ کیا فاروق پر، کیوں گھر سے نکلی کہ واپسی کے راستے نہیں مل رہے ہیں بہت بری ہوں۔میرے اللہ میں اندھیروں میں بھٹک رہی ہوں میں کیا کروں میری رہنمائی فرما میرے حال پر رحم فرما میری حفاظت فرما۔'' اجالا نے وضو کر کے نماز پڑھی دعا مانگی تھی۔

اجالا اپنے کمرے سے باہر نکلی دبے پاؤں چلتی وہ آگے بڑھنے لگی یہ بہت بڑا گھر تھا وہ گھر کے اندر چکراتی رہی گھر کے اندر اسے کوئی نظر نہیں آیا تھا۔

''یہاں سے بھاگ جاتی ہوں۔'' ایک خیال کوندے کی مانند اس کے ذہن میں لپکا اور وہ چوکنا نظروں سے ادھر اُدھر دیکھنے لگی لوہے کا بڑا سا پھاٹک ادھ کھلا تھا اجالا کا تنفس تیز ہو گیا۔وہ جلدی سے باہر نکلی اور پہاڑوں سے نیچے اترنے کا راستہ ڈھونڈنے لگی مگر اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ راستہ کیسے ڈھونڈے تبھی اس کے پیچھے آوازوں کا شور ابھرا تھا۔دو صحت مند پٹھان عورتیں اپنے قہر آلود نظروں سے گھورتی نجانے اپنی زبان میں کیا کہہ رہی تھیں دونوں نے اسے دبوچا اور لا کر بیڈ پر پٹخ دیا۔وہ رو رو کر کہتی رہی مجھے جانے دو مگر ان کو کون سا سمجھ آتی تھی یا سمجھ آتی

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

Click on http://www.paksociety.com for more

بھی تو کون سا انہوں نے اسے چھوڑ دینا تھا اجالا نے رو رو کر آنکھیں سجالیں تھیں کھانا اٹھا کر پھینک دیا۔ ایک مجرمانہ سا احساس اجالا کی رگیں کاٹ رہا تھا۔ محبت کرنے والے بھائی کو دھوکا دینے کا احساس۔ اس عشق کے ہاتھوں وہ برباد ہوگئی گمراہ ہوگئی۔ جس نے اسے ذلت کی پستیوں میں گرادیا۔ فاروق کی اصلیت اتنی کریہہ ہوگئی اس کی آنکھ میں سجے خواب کی ایسی تعبیر، اسے خود سے گھن آرہی تھی۔

''مجھے نفرت ہے تم سے فاروق، تم نے میرے دل سے میرے جذبات سے کھیلا ہے۔ محبت تمہیں معاف نہیں کرے گی، تم مجرم ہو تم محبت کے گناہ گار ہو، میں تمہاری تلاش میں بھٹک گئی۔ اجالوں سے اندھیروں میں کھوگئی تمہارا گناہ چھوٹا نہیں ہے۔ میری عزت کی دھجیاں بکھر گئیں میں دربدر ہوگئی۔'' اجالا کی روح کو جیسے اس انکشاف نے زخمی کر ڈالا تھا۔ اس کی روح جسم میں پھڑپھڑا رہی تھی۔ اس کا ہر ہر عضو زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے جیسے بلبلا رہا تھا۔

''محبت کو تماشا بنانے والوں کو محبت معاف نہیں کرتی، یاد رکھنا فاروق تمہیں بھی محبت معاف نہیں کرے گی۔'' وہ اکیلی پھنکار رہی تھی۔ سلگ رہی تھی۔ اس کے حواس ساتھ نہیں دے رہے تھے۔ اس دن محبت نے اجالا کے دل میں آخری ہچکی لے کر دم توڑ دیا اس کے شہر دل پر بھیانک رات اتری تھی محبت کو کسی بھوت نے نگل لیا تھا۔ اس کی آتی جاتی سانسیں پشیمانی وندامت سے بوجھل تھیں، وہ ان سانسوں سے نجات چاہتی تھی۔ اس کی بنجر آنکھوں میں رتجگوں کے عذاب اتر آئے تھے۔

☆......☆......☆

''مجھ سے شادی کرلو۔'' رحمان نے کہا۔

''بکواس بند کرو، تم گھٹیا انسان دشمن۔'' اجالا بھوکی شیرنی کی طرح اس پر جھپٹ پڑی وہ اسے مار مار کر بے حال ہورہی تھی۔ وہ چیخ رہی تھی واویلا کررہی تھی۔ رحمان ساکن تھا اسے ابھی اجالا سے بہت کام تھے جو نکاح کے بغیر ممکن نہیں تھے۔ بات اگر جسم حاصل کرنے کی ہوتی تو وہ بغیر اجازت کے بھی حاصل کرسکتا تھا۔ مگر وہ تو بہت ساری خواہشوں کا جہنم دھکا کر بیٹھا تھا۔ اسے دولت چاہیے تھی دنیا چاہیے تھی۔ عیش وعشرت چاہیے تھی۔ اسے اس کی حاسد فطرت سب کچھ چھین لینے پر اکساتی تھی۔

''اجالا مجھ سے شادی کرلو یہی تمہارے لیے بہتر ہے شکر ادا کرو میں تمہیں عزت کے ساتھ اپنی زندگی میں شامل کررہا ہوں۔'' رحمان نے اجالا کے ہاتھوں کو چھوا۔ اجالا نے نفرت سے ہاتھ جھٹکے۔

''نفرت ہے مجھے تم سے۔''

''مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا تمہاری محبت یا نفرت سے۔'' وہ مسکرایا۔

''میں تھوکتی ہوں تمہاری شکل پر۔'' وہ زہر خند لہجے میں چلائی۔

''مجھے اس سے بھی کوئی فرق نہیں پڑتا۔'' وہ اسے تپا رہا تھا۔

''میں خود کو مار ڈالوں گی۔ میری برداشت میرے دکھ سے ہار گئی تھی۔ میرا روم روم اذیت میں جکڑا ہوا ہے۔ اس آبلا پائی کے سفر میں زخموں سے چور چور ہوں بہت بے سکونی ہے۔

''تمہیں کس نے اختیار دیا کہ تم اپنی جان لو۔'' رحمان خباثت سے ہنسا۔

''میری جان ہے۔'' وہ دھاڑی۔

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN

Click on http://www.paksociety.com for more

''نہیں میری جان ہے۔'' رحمان ذو معنی لہجے میں بولا اجالا نے تلملا کر دانت کچکچائے۔

''تمہیں کیا ملا ہمیں برباد کر کے۔

''سب کچھ، دولت سکون۔''

''تمہیں کبھی سکون نہیں ملے گا۔ رحمان تم حاسد ہو۔ تم نے ہماری خوشیوں کو آگ لگائی ہے۔ ہماری ہنسی بستی زندگی اجاڑی ہے۔'' وہ ایک بار پھر جھپٹ پڑی تھی اس پر۔

''بہت لمبی پلاننگ کی ہے میں نے اور بہت انتظار کیا ہے بات اگر صرف تمہاری ہوتی تو جس دن میری مہندی کی رات تھی اسی دن میں تمہیں لوٹ لیتا اس دن لگ بھی تو بہت آفت رہی تھی۔ بہت عرصے سے میری نظریں تم پر لگی ہوئی تھیں۔ مگر میں سعد کا اعتماد نہیں کھونا چاہتا تھا۔ اور اس کی نازوں پلی لاڈلی بہن یہاں رو رہی ہے مجھے بہت سکون ہے۔''

''اللہ دیکھ رہا ہے تمہارے جیسے بے ضمیر بد کردار انسان کی کرتوتیں۔''

''کہاں ہے اللہ کہاں سے دیکھ رہا ہے۔'' وہ کفر بک رہا تھا خود کو خدا سمجھ بیٹھا تھا۔''

''اللہ سب دیکھ رہا ہے تمہارا ظلم تمہاری درندگی تمہاری سرکشی و بے رحمی سب دیکھ رہا ہے اللہ میرا درد میری تکلیف میری آنکھ سے نکلا ایک ایک آنسو دیکھ رہا ہے، مت بھولو کہ خدا دیکھ رہا ہے میری نیت کو بھی، تمہارے دھوکے کو بھی۔''

''مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اب میری پلاننگ کا اگلا حصہ سعد اور رائمہ کی موت ہے۔'' اس نے بہت آرام سے کہہ کر اجالا کی ہستی ہلا دی تھی۔ وہ فق ہوتے چہرے کے ساتھ یک ٹک اسے دیکھ رہی تھی۔ کوئی شخص اتنا ظالم و جابر بھی ہو سکتا ہے۔ جو خدائی فیصلوں کو اپنے ہاتھ میں لے لے دوسروں کی زندگی موت کے فیصلے کرنے لگے۔

''تم ایسا نہیں کر سکتے۔'' اجالا کی آواز کسی گہرے کنویں سے نکلی تھی۔

''میں ایسا ہی کروں گا۔'' وہ بولا پھر ذرا توقف سے دوبارہ بولا۔

''مجھ سے شادی کر لو تو سعد اور رائمہ کی زندگی بخش دوں گا۔'' وہ سب فیصلے کیے بیٹھا تھا۔

''مجھے منظور ہے۔'' اس کی سانس کی ڈوری جیسے ٹوٹ رہی تھی۔

☆......☆......☆

ان کا نکاح ہو گیا وہ ایک زندہ لاش تھی۔ جو اب رحمان کے دسترس میں تھی رحمان نے اس کو حاصل تو کر لیا لیکن وہ اندر سے بالکل مر چکی تھی۔ اس کا دل اس کی روح مردہ ہو چکے تھے۔ وہ شدید بیمار پڑ گئی۔ رحمان آتا جاتا رہتا تھا۔ اجالا کا علاج گھر پر ہی ہو رہا تھا۔

دوسری طرف رحمان نے موقعہ پا کر سعد کی گاڑی کی برک فیل کر دیے اسی دن سعد رائمہ کے ساتھ باہر نکلا اور ایک بہت بڑے حادثے کا شکار ہو کر رائمہ سمیت جان سے ہاتھ دھو بیٹھا۔

رحمان سوگوار و غم زدہ تھا۔ چالیس دن تک وہی آئے گئے کو دیکھتا رہا۔ تعزیت کرنے والے اجالا کا ذکر نکال کر بیٹھ جاتے اور رحمان خوب نمک مرچ لگا کر بات بتاتا۔ سب لوگ کانوں کو ہاتھ لگا کر توبہ توبہ کرتے۔

رحمان نے دھونس سے دھمکی سے اجالا سے جائیداد کے کاغذات پر دستخط کروا لیے تھے۔ اب وہ سعد مرتضیٰ کی ساری جائیداد کا مالک بن چکا تھا۔ اور وہ بہت شادان و فرحان تھا۔

ابھی اس کو ہنسی آ رہی تھی کیونکہ جو اس نے چاہا تھا وہ پا لیا تھا۔ وہ اپنی چال کے چلنے پر خود کو

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

Click on http://www.paksociety.com for more

عقل کل سمجھتے ہوئے اپنے ہی شانوں پر تھپکی دے رہا تھا۔ اپنے ہم نفس فریبی کو داد دے رہا تھا۔
مگر بھول بیٹھا تھا کہ زندگی بہت ناپائیدار چیز ہے سانسوں کا تسلسل زندگی ہے اور سانسوں کا تھم جانا موت ہے دینا اتنی بے وفا ہے کہ خوبصورت گھروں کے مالکوں کو، اتنی آسائشوں اور آرام کے عادی ہینڈسم مردوں کو، اعلیٰ تعلیم یافتہ حسیناؤں کو ایک گڑھے میں اتار آتی ہے، اس مرنے والے کے اپنے پیارے اپنے ہاتھوں اسے قبر میں اتار آتے ہیں حسن وذہانت، چال ومکاری، سب منوں مٹی تلے دب جاتی ہے۔ سب اس گڑھے میں چھپ جاتے ہیں۔
قبر کے بارے میں فرمان ہے کہ ''وہ یا تو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا پھر جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا۔'' عارضی سی زندگی کے لیے اپنے اصل کو بھول جانا کہاں کی دانشمندی ہے۔
''کاش دوسروں کو تباہ کرنے کی کوششیں کرنے والے یہ سمجھ لیں۔''

☆......☆......☆

سعد اور رائمہ کو مرے ہوئے دو ماہ ہوگئے تھے۔
رحمان آج بھی بہت دنوں کے بعد اجالا کے پاس آیا تھا۔ اور وہ اجالا کے پاس بیٹھا تھا۔ اجالا کو خبر نہیں تھی کہ سعد اور رائمہ اب اس دنیا میں نہیں رہے۔
اجالا اداسی وسوگواری کا مجسمہ لگ رہی تھی۔
رحمان نے اس کا خوبصورت مومی ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا تھا۔ اجالا کا تابندہ حسن، اس کا سفید گلابی مخملیں سراپا دیکھ کر رحمان کا دل جیسے اس کے بس میں نہ رہا اس کی قربت اجالا کو بے پناہ اذیت سے دوچار کر رہی تھی۔ اس کے ساحرانہ نقوش اپنے اندر دل موہ لینے والی کشش رکھتے تھے۔
''میرے خدا مجھے قرار دے دے۔'' ناپسندیدہ مرد کی قربت سے بڑا آزار اور کیا ہوگا۔
'' میرے خدا مجھے نجات کا راستہ دے دے۔ مجھے سکون کے انمول لمحے دے دے۔''
وہ لاچار تھی بے بس تھی کیا کر سکتی تھی۔
اجالا خاموش کیوں ہو ملکہ عالیہ تم بہت حسین ہو گلابوں کا سا گداز، یہ گلابی چمکتا سراپا، آہ بس مجھے تو مدہوش ہی کر ڈالتا ہے۔''
''اجالا اتنی سرد کیوں ہو، میری طرف دیکھو۔'' وہ اس کے احساسات سے بے خبر اپنی ہی ذات میں مگن تھی۔
اجالا نے نگاہیں اٹھائی تھیں اور گویا اس کی نظر رحمان کے چہرے سے چپک کر رہ گئی۔ اجالا کا سارا اعصابی نظام درہم برہم ہو کر رہ گیا۔ اجالا کے احساسات ایسے تھے کہ زبان لفظوں کی ادائیگی سے لاچار ہوگئی تھی۔
پھر اس کے سرد وجود نے نفرت بھری پھریری لی اگلے ہی لمحے وہ پاگلوں کی طرح رحمان پر جھپٹ پڑی۔
''بتاؤ مجھے کیا بولوں درندے شیطان، میری بربادی کے ذمے دار تم ہو۔ سفاک بے رحم بھیڑیے میرا سب کچھ ختم کر دیا میری وفا میری آبرو کو داغدار کرنے والے ذلیل انسان، تو نے کھیل کھیلا اور مجھے سرتاپا لوٹ لیا۔ تو حیوان ہو۔''
وہ اسے جھنجھوڑ رہی تھی۔ وہ اسے نوچ رہی تھی۔ اس کا سانس دھونکی کی مانند چل رہا تھا۔ اجالا کی رگوں میں جیسے آگ بسنے لگی تھی اس کی آنکھیں نجانے کیسی وحشت سمیٹ لائی تھیں۔
'' کیا کر رہی ہو۔'' رحمان نے اس کے

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

Click on http://www.paksociety.com for more

دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں جکڑ لیے۔
''تم نے مجھے گھر سے بے گھر کیا مجھے اپنی بے روائی بے سائبانی اور بے وقعتی کا دکھ کہتا ہے میں تمہاری جان لے لوں، میں تمہیں چھوڑوں گی نہیں۔'' وہ پھر ایک بار اپنے ہاتھ چھڑانے لگی۔
''کیا کرلوگی تم۔'' رحمان نے اب ایک ہاتھ سے اس کے دونوں ہاتھ پکڑ کر دوسرے ہاتھ سے زناٹے دار تھپڑ اجالا کے گال پر مارا وہ درد سے کراہ اٹھی اور زیادہ طاقت صرف کر کے اپنے ہاتھ چھڑوانے لگی۔ اس کے دل کی دھڑکنیں پاگل ہورہی تھیں۔
تمہارا وہ حال کروں گی کہ تم ساری زندگی یاد رکھو گے۔''
''کس سے میرا حال برا کرواؤ گی مجھے عبرتناک سزا دلواؤ گی، اپنے سعد بھیا جسے قبر میں سوئے ہوئے دو ماہ ہوگئے۔ الفاظ تھے کہ انگارے، جیسے کسی نے منوں تیزاب اجالا کر اوپر پھینک دیا تھا۔ جیسے کہیں بجلی گری تھی۔ اور سب کچھ جل کر کاکستر ہو گیا تھا۔ ذہنی ہیجان وخلجان کی انتہا یہ تھی وہ سرنفی میں ہلاتے ہوئے اپنے بال نوچ رہی تھی اس پر عجیب کربناک سی دیوانگی طاری تھی۔ رحمان جا چکا تھا اور اگلے دن ہی اس لڑکی نے طلاق کے کاغذات اجالا کو تھمائے جو اس کے کمرے میں آتی جاتی تھی۔

پرانی باتیں، پرانی رسمیں سب پلٹ رہی ہیں
تم اس گھڑی سے ڈرو کے جب تم بھی سر جھکائے
قطار شہزادگان شہر وفا میں بے بس کھڑے ہو
لیکن
وہ شہر الفت کی شاہزادی
وہ خواب یادوں کے نرم پھولوں پر پاؤں
رکھتی
ہتھیلیوں پر گلاب زخموں کی سرخ کلیوں کے
ھار لے کر
تمام تر حسن تمکنت سے
قطار شہزادگان شہر وفا کی جانب بڑھے تو لیکن
تمہارے آگے سے ایسے گزرے
تمہاری آنکھیں سوال کرنا بھی بھول جائیں
تم اس گھڑی سے ڈرو کہ جس دم
وہ شہر الفت کی شاہزادی
تمہیں دکھا کر، تمہارے ہوتے
فقیر راجہ کو اپنی چاہت کا ہار پہنائے اور
تمہاری یہ خشک آنکھیں
سوال کرنا بھی بھول جائیں

''اللہ......'' اجالا کے دل سے درد بھری پکار ابھری تھی۔
''فاروق تمہیں 'محبت' معاف نہیں کرے گی۔
''رحمان اللہ دیکھ رہا ہے۔''
اجالا کومے میں جانے سے پہلے آسمان کی طرف نگاہ کر کے صدا دی تھی۔

☆......☆......☆

تین ماہ بعد جب وہ ہوش کی دنیا میں لوٹی تو وہ رحمان کے گھر میں تھی۔ خالہ کے گھر تھی وہ گم صم سی خالی خالی نظروں سے اردگرد دیکھا کرتی نجانے کب کا اس کا بی اے کا رزلٹ آچکا تھا۔ رحمان نے پی ٹی سی کی بنیاد پر خود ہی اس کی نوکری لگوا دی تھی۔ ساتھ ہی خالہ کو تائید کی تھی کہ سائے کی طرح اجالے کے ساتھ رہے۔
خالہ اسے اسکول چھوڑنے جاتی تھی۔ شروع شروع میں فاخرہ کا دل پڑھانے میں نہیں لگتا تھا۔ مگر آہستہ آہستہ اسے بچوں کے ساتھ وقت گزارنا اچھا لگنے لگا۔

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

Click on http://www.paksociety.com for more

''خالہ وہ مجھے اپنے گھر جانا ہے۔'' ایک دن اسکول سے واپسی پر فاخرہ نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

''کیوں وہاں کیا رہ گیا، تمہاری آوارگی نے سب کچھ تو اجاڑ دیا۔''

''میرا بھتیجا بھتیجی ہے وہاں۔''

''کوئی نہیں ہے وہاں، ذرینہ چلتر گھر سے بھاگ گئی جاتے ہوئے بچے بھی لے گئی۔''

''کہاں گئی ذرینہ۔''

''مجھے کیا پتا بی بی، تم بھاگنے سے پہلے مجھے بتا کر گئی تھی جو وہ بتا کر جاتی۔''

''خالہ میں گھر سے بھاگی نہیں تھی۔''

''مجھے صفائیاں دینے کی ضرورت نہیں ہے سارا زمانہ تم جیسی آبرو باختہ پر تھو تھو کر رہی ہے جو اپنے بھائی بھابی کو کھا گئی ہنستا بستا گھر ویران کھنڈر بن گیا۔'' خالہ نے اس کی پسلی میں ٹہوکا دیا۔

فاخرہ نے کسی کو بھی دوبارہ صفائی پیش نہیں کی تھی وقت اور حالات ایسے تھے کہ کوئی اس کا یقین نہیں کر رہا تھا۔

اس کا کہا ہر لفظ جھوٹا ڈرامہ لگتا تھا ان لوگوں کو بھی کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ انسان سچا ہوتا ہے مگر وہ اپنی سچائی ثابت نہیں کر پاتا رحمان نے وقت کی بساط پر ایسی چال بچھائی تھی کہ فاخرہ کے تو سارے مہرے پٹ گئے تھے۔ وہ بری طرح مات کھا گئی۔

عائشہ بھابی طنز کے تیروں سے فاخرہ کا جگر چھلنی کرتی رہی۔ لبنیٰ اسے دیکھ دیکھ کر آنسو بہاتی رہتی۔

ایک دن جب خالہ وہ عائشہ ڈاکٹر کے پاس گئی ہوئی تھیں تب لبنیٰ اور وہ گلے لگ کر بہت روئیں۔

''اجالا......''

''پلیز لبنیٰ مجھے اجالا مت کہو میں سعد کی اجالا تھی مجھے نفرت ہے اس نام سے جس نے میرے بھیا کی زندگی نگل گئی، مجھے خود سے نفرت ہے۔'' فاخرہ پہلے دن سے لے کر آخر تک کی ساری کہانی لبنیٰ کو سناتی چلی گئی لبوں پر ہاتھ رکھے لبنیٰ روتی رہی۔

''رحمان بھائی اتنے گھٹیا ہو سکتے ہیں مجھے یقین نہیں آ رہا، ایسی بے رحمی و سفاکی کا مظاہرہ، میں فرقان کو بتاؤں گی۔''

''اس سے کیا ہوگا لبنیٰ، جو ہماری بربادی ہوئی تھی وہ تو ہو چکی، میرا ماں جایا سعد کبھی واپس آئے گا نہیں کبھی نہیں۔''

میں ہوں قاتل اپنے بھائی اور بھابی کی۔''

''رحمان بھائی نے گھر آ کر بتایا تھا کہ سعد بھیا نے گلے میں پھندا ڈال کر خود کو پنکھے سے لٹکا لیا تھا مگر رحمان نے بروقت دیکھ لیا تھا اور ان کے گلے سے پھندا نکالا تھا سعد بھیا کی گردن پر زخم آ گئے تھے رائمہ بھابی ڈرائیور کے ساتھ سعد بھیا کو ڈاکٹر کے پاس لے کر جا رہی تھیں کہ بریک نہ لگ سکی اور یہ خوفناک جان لیوا حادثہ ہو گیا اور وہ تینوں موقع پر ہی دم توڑ گئے۔'' لبنیٰ روتے ہوتے بتا رہی تھی۔ اور فاخرہ کے ذہن میں ایک ہی بات آ رہی تھی اور بار بار آ رہی تھی۔

''لبنیٰ میرے بھائی اور بھابی کو بھی رحمان نے مارا ہے وہ قاتل ہے خونی ہے۔'' ایک بار پھر اس کی آنکھیں خون رو رہی تھیں۔ اس کے بدن کے ریشے ریشے سے جان نکل رہی تھی۔

''اس نے ضرور گاڑی کے اندر کچھ ایسا کیا ہے کہ گاڑی رُک نہیں سکی اگر ایسا نہ ہوتا تو رحمان کی سعد بھیا کے ساتھ ہمدردی کا ڈھونگ جہاں

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

Click on http://www.paksociety.com for more

بھی چلتا وہ ساتھ جاتا مگر نہیں......''
''مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا فاخرہ۔'' لبنیٰ ھچکیاں بھر رہی تھی۔
''مجھے بھی سمجھ نہیں آئی تھی۔'' وہ بڑبڑائی۔

☆......☆......☆

چھٹی کی کوئی سندیس
جانے وہ کون سا دیس
جہاں تم چلے گئے

فاخرہ روز اس شیشوں والے ڈبل اسٹوری گھر کے سامنے رک جاتی تھی۔ جہاں اس نے کبھی پرنس کی طرح وقت گزارا تھا بے پناہ خیال رکھنے والا، ٹوٹ کر چاہنے والا، دیوانگی کی حد تک محبت کرنے والا سعد مرتضیٰ کی محبت نے اجالا کو اعتماد کے ساتھ ایک تمکنت اور شِشان بھی بخشی تھی لہجے کی کھنک سننے والے کو متوجہ کرتی تھی کیسی مکمل پرسکون زندگی تھی۔

''چل دفع ہو آگے لگ، اتنی اچھی ہوتی تو اپنے یار کے ساتھ بھاگتی کیوں۔'' خالہ روزا سے لعن طعن کرتی تھی وہ پھر بھی روز اس گھر کے آگے رُکتی ضرور تھی۔

رحمان نے آخری چال کے طور پر فاخرہ کا نکاح زمان کے ساتھ کر دیا فاخرہ کو واویلا مچانا چاہیے تھا۔ مگر وہ چپ رہی اب طنز کرنے والوں میں زمان بھی شامل ہوگیا تھا۔ فاخرہ خود اذیتی کا شکار تھی۔ اسے لگتا کہ وہ اسی قابل ہے کہ اس کے ساتھ اتنا برا سلوک کیا جائے فاخرہ نے اس عرصے میں جیسے تیسے ایم اے اردو بھی کر لیا تھا۔ اس کی تنخواہ میں اضافہ ہوگیا رحمان اور فرقان اس گھر کو چھوڑ کر جا چکے تھے۔

امن، صبا، فضا نے فاخرہ کی درد کی داستان سنتے ہوئے رو رو کر آنکھیں سجالی تھیں۔

''آپ بہت عظیم ہیں آنٹی۔''

''مما مجھے فکر ہے کہ آپ جیسی صابر عورت میری ماں ہے۔'' صبا اور فضا اٹھ کر فاخرہ کے گلے لگ گئیں وہ اپنی اولاد کی نظروں میں معتبر تھی سرخرو تھی، وہ سب سے زیادہ اپنی اولاد کی نظروں میں گرنے کے خوف میں مبتلا رہی تھی اور اس نے بہت دعائیں مانگی تھیں اور آج یقین کا دن تھا کہ فاخرہ کی دعائیں اللہ کے ہاں مستجاب ٹھہری تھیں۔

''مما آپ نے اتنے دکھ جھیلے ہیں اتنا صبر کیا۔'' صباء نے فاخرہ کے ہاتھ چوم لیے یہ عقیدت کا اظہار تھا۔

''مجھے 'صبر' نہیں آتا تھا مجھے سکون بھی نہیں ملتا تھا پھر مجھے صبر کرنا کیسے آگیا میں زاروقطار روتی تھی مجھے کوئی چپ نہیں کرواتا تھا روتے روتے میری ہچکی بندھ جاتی تھی۔ مجھے اللہ نے بچپن سے جوانی تک اتنا نوازا کہ کچھ مانگنے کی کبھی ضرورت ہی نہیں پڑی تھی، مجھے نہیں پتا تھا کہ مانگا کیسے جاتا ہے، پھر مانگتے مانگتے مجھے مانگنا آگیا، میں نے سکون مانگا صبر مانگا اولاد مانگی، اولاد کے لیے ہدایت مانگی، مجھے سب مل گیا مجھے قرب الٰہی مل گیا بیٹا میں شانت ہوگئی میں دنیا کی فکروں سے آزاد ہو کر اپنے رب کی یاد میں گم رہنے لگی اللہ نے مجھے سوخرو کر دیا وہ شان کریمی وہ بزرگی والا اللہ میرا رازداں اللہ اس نے مجھے مالا مال کر دیا۔''

''مما آپ نے اتنے دکھ اٹھائے۔'' فضا رو دی۔

''لمحوں نے خطا کی تھی۔
صدیوں نے سزا پائی۔

''میری ماں نہیں تھی میرے لیے دعائیں کرنے والی ماں نہیں تھی جوان ہوتی بچیوں کی

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

Click on http://www.paksociety.com for more

ماؤں کو ان پر کڑی نگاہ رکھنی ہی چاہیے مگر اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ سے بیٹیوں کی کل امت مسلماں کی بیبیوں کی عزتوں کی حفاظت کے لیے گڑ گڑا کر رو کر دعا مانگنی چاہیے تاکہ وہ کسی فاروق ترمذی کی لچھے دار گفتگو کی اسیر ہو کر در بدر ہونے سے بچ جائے کسی رحمان کے بھوکے نفس کا شکار ہونے سے محفوظ رہے۔'' فاخرہ کی گھٹی گھٹی سسکیاں فضا میں سوز بھرا ارتعاش پیدا کر رہی تھیں۔

☆......☆......☆

عروہ رحمان گھر سے بھاگ گئی۔ رحمان جیولر والے کی بیٹی گھر سے بھاگ گئی۔'' یہ خبر جنگل کی آگ کی طرح سارے شہر میں پھیل گئی تھی۔

عروہ جاتے ہوئے کروڑوں کی مالیت کا سونا بھی گھر سے لے گئی تھی۔ رحمان ابھی کل ہی تو سہو بازار سے کروڑوں کا سونا لے کر آیا تھا۔ رحمان کی اس خبر نے گویا کمر توڑ ڈالی تھی۔ وہ پاگلوں کی طرح عروہ کو ڈھونڈ رہا تھا۔ ہر آنکھ اسے اپنے اوپر ہنستی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ وہ لوگوں سے نظریں چراتا پھر رہا تھا۔ بدنامی و رسوائی نے اس کا طنطنہ اس کا سارا دم خم کر دیا تھا وہ دیواروں سے سر پھوڑ رہا تھا۔ رحمان لہولہان ہو گیا آج نجانے کیوں رحمان کی نظروں کے سامنے بار بار سعد مرتضیٰ کا آنسوؤں سے بھیگا چہرہ آ رہا تھا۔ رحمان جھنجلا کر سر جھٹکتا مگر سعد کا چہرہ تو جیسے رحمان کے سامنے سے ہٹ ہی نہیں رہا تھا۔

فرقان اور لبنیٰ ان کی دلجوئی کر رہے تھے لیکن ایسے موقعوں پر طفل تسلیاں کہاں زخموں پر مرہم کا کام کرتی ہیں لبنیٰ کو رہ رہ کر یاد آ رہا تھا کہ لبنیٰ نے جب جب فرقان کو بتانا چاہا تھا کہ رحمان نے فاخرہ کے ساتھ کیا کیا تھا تب تب فرقان نے لبنیٰ کو جھٹلایا تھا فاخرہ کو جھوٹا کہا تھا۔

رحمان پر ایک جنونانہ سی وحشت چھائی ہوئی تھی اس نے اپنا سر پھوڑ لیا تھا۔ سارے گھر میں اس کا خون بکھر رہا تھا مگر وہ تو جیسے پاگل ہو گیا تھا۔ عزت بھی نیلام ہوئی کاروبار بھی ٹھپ ہو گیا۔

کسی دوسرے کی آنکھ سے آنسو ٹپکے تو درد کی لذت سے بھی وہی دل آشنا ہوتا ہے۔ جس کی آنکھ روئی ہو تو ہم تو محض تماشائی ہوتے ہیں اور جب آنسو ہماری آنکھ روئے تب ادراک ہوتا ہے کہ پہلے غم دل میں اٹھتا ہے سارے بدن میں پھیلتا ہے تب بے بس ہو کر آنکھ سے پانی بن کر بہتا ہے۔

رحمان کے گھر صف ماتم بچھی ہوئی تھی سارے میں بات پھیل چکی تھی۔ عورتیں بہانے بہانے سے کن سوئیاں لینے آتیں تھیں طرح طرح کی دل جلانے والی باتیں کرتیں عائشہ بھی تو ایسی ہی تھی مگر اب اسے یہ سب عورتیں زہر لگ رہی تھیں جو ہمدردی کی آڑ میں نشتر چبھوتی تھیں عائشہ کا بس نہیں چلتا تھا کہ گھر آنے والی ہر عورت کا ہاتھ پکڑ کر دہلیز کے پار چھوڑ آئے اور دھڑام سے دروازہ بند کر لے کسی کو اندر نہ گھسنے دے مگر زمانہ کا تو یہی چلن رہا ہے صدیوں سے۔

فروہ عائشہ کی ایک فون کال پر گھر آ گئی تھی مقام حیرت تھا۔ فروہ اور ایسی سعادت مندی۔ دونوں ماں بیٹی ایک دوسرے کے گلے لگ کر خوب روئی تھیں۔ دونوں نے اپنی اپنی بھڑاس نکالی تھی۔ دونوں اپنے اپنے دکھ پر رو رہی تھیں۔ فروہ صرف اپنے دکھ پر تڑپ رہی تھی وہ رحمان کی بیٹی تھی جو صرف اپنے لیے جیتی تھی اپنے لیے روتی 'صرف' اپنے لیے ہی روتی تھی۔

فرقان نے ڈاکٹر کو گھر ہی بلوا لیا تھا۔ رحمان

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

Click on http://www.paksociety.com for more

کی مرہم پڑی کے بعد اسے نیند کا انجیکشن لگا دیا تھا۔ عائشہ رحمان کی پٹی سے لگی بیٹھی تھی اسے ایک ایک کر کے اپنی کوتاہیاں یاد آ رہی تھیں۔ کیا بچوں کو پیدا کرنا ہی بہت بڑا کام ہے کیا ان کو ان کی مرضی پہ چھوڑ دیا چاہیے جو جی چاہے کرتے پھریں۔

اسے اپنی ساری لاپرواہیاں رلا رہی تھیں۔ بچوں کے حوالے سے ماؤں کی کتنی بھاری ذمہ داریاں ہوتی ہیں۔ بچے کہاں جاتے ہیں، کس سے ملتے ہیں ان کے دوست کون ہیں، عائشہ نے کبھی نہیں پوچھا تھا الٹا بچوں کے بے جا فرمائشیں پوری کر کے ان کے ناز نخرے اٹھا کر بگاڑ دیا۔

لڑکیاں کہاں جاتی ہیں کس سے فون پر بات کرتی ہیں کبھی جاننے کی کوشش نہیں کی، کیا ماں ایسی ہوتی ہے ماؤں کو تو اپنی بچیوں کے اسکول و کالج بیگ چیک کرنے چاہیں ان کے موبائل دیکھنے چاہیے ان کے آنے جانے پر کڑی نظر رکھنی چاہیے۔ مگر عائشہ نے ادھر اُدھر پھر کے بے کا وقت گزار دیا اولاد کب شتر بے مہار ہوگئی اسے خبر ہی نہیں ہوئی کیا مائیں اتنی گافل ہوتی ہیں اور جب خبر ہوئی تو سب لٹ چکا تھا خاک ہو گیا تھا۔

☆......☆......☆

امن نے فاخرہ کی باتوں سے بہت کچھ سیکھا تھا۔ امن نے بھی اللہ سے لو لگا لی تھی۔ وہ پانچ وقت کی نماز پڑھتی اور رو رو کر اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتی تڑپتی گریہ زاری کرتی اپنے لیے دعا کرتی اپنی مما کا دل صاف ہونے کی دعا کرتی۔ وہ جان چکی تھی کہ اس نے لاحاصل کی تلاش میں گھاٹا کھایا تھا وہ جانتی تھی کہ اس صبر سے اس کا غم چھپ جائے رحم مانگتی تھی اسے خدا کے آگے سجدہ ریز ہونا طمانیت بخشنے لگا یہ اس بات کی نشانی تھی کہ اللہ کو امن کی عاجزی و انکساری اس کی ندامت پسند آ گئی تھی۔

ہم تمام عمر اپنے سے منسوب لوگوں کو راضی کرنے میں لگے رہتے ہیں مگر ہماری ہزار ھا کوششوں اور جتنوں کے بعد بھی ہمارے اپنے ہم سے راضی نہیں ہوتے سب سے جلد اور آسانی سے مان جانے والی ذات باری تعالیٰ کی ہے اور ہم اسے ہی منانا بھول جاتے ہیں دنیا کمانے میں لگے رہتے ہیں اور جب سانس رکتی ہے تو اپنے گناہ یاد آتے ہیں آخرت کی تو کوئی تیاری ہی نہیں۔

فاخرہ نے امن کو بری طرح روتے دیکھا وہ جائے نماز پر دعا کی حالت میں تھی اس کا سارا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا۔ فاخرہ کو امن پر ٹوٹ کر پیار آیا۔

''آنٹی عروہ کا کچھ پتا چلا۔'' امن نے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے پوچھا۔

''نہیں بیٹا! ابھی کچھ علم نہیں کہاں ہے لبنیٰ نے فون کیا تھا مجھے؟''

''مما ٹھیک ہیں۔''

''ہاں ٹھیک ہے بس عروہ کی وجہ سے پریشان تھی۔''

''آنٹی آپ کیوں پریشان ہیں آپ کو تو خوش ہونا چاہیے۔''

''نہیں بیٹا! ایسا نہیں سوچتے، مجھے بہت دکھ ہوا ہے بیٹیاں سب کی سانجھی ہوتی ہیں۔''

''آپ کے ساتھ انہوں نے اتنا برا کیا حیوانوں جیسا سلوک، آپ کی ساری زندگی داؤ پر لگا دی۔''

وہ سب رحمان نے کیا، عروہ کا تو کوئی قصور نہیں ہاں یہ الگ بات ہے کبھی کبھی ماں باپ کی

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

Click on http://www.paksociety.com for more

کرنی اولاد کو بھگتنی پڑتی ہے۔'' فاخرہ ہولے سے بولی۔

''آنٹی آپ نے سعد انکل کے بچوں کو ڈھونڈنے کی کبھی کوشش نہیں کی۔'' یہ سوال بہت دنوں سے امن کے دماغ میں کھلبل مچا رہا تھا مگر وہ فاخرہ کی دل آزاری کے باعث پوچھ نہ سکی۔

''امن بیٹا! میں زندگی میں کبھی اتنی بااختیار اور مضبوط نہیں رہی کہ ان کو ڈھونڈنے نکل سکتی میں خود کمانے والی عورت ہونے کے باوجود بھی اپنی کمائی خرچ نہ کر سکی نہ میرے پاس پیسا تھا نہ آزادی پھر میں کیا کرتی، ہاں ان کی زندگی کی خیر و عافیت کی دعائیں بہت مانگتی رہی ہوں مانگتی رہوں گی خدا ان کو اپنے حفظ امان میں رکھے۔'' فاخرہ آبدیدہ ہوگئی۔

''آمین۔'' امن نے صدق دل سے کہا۔

☆......☆......☆

رحمان نشہ آور انجیکشن کے باعث ابھی تک سو رہا تھا۔ یہ انجیکشن سکون بھری نیند کے لیے تھا عائشہ ہراساں سی ساری رات اس کی پٹی سے لگ بیٹھی روتی رہی تھی فجر کی اذانیں ہو رہی تھیں۔ عائشہ نے نجانے کتنے عرصے بعد نماز پڑھی تھی دعا مانگی تھی اس کا دل گھبرا رہا تھا۔

وہ دوبارہ رحمان کے پاس آ کر بیٹھ گئی۔ وہیں بیٹھے بیٹھے دن چڑھ گیا۔ عائشہ نے فروہ کا دروازہ بجایا احتشان اور ریان کا دروازہ کھٹکھٹایا وہ دونوں بھائی اٹھ کر واش رومز میں چلے گئے تو عائشہ نے دوبارہ فروہ کے کمرے کا دروازہ کھٹکھٹایا وہ آنکھیں مسلتی جمائیاں لیتی اٹھی۔

''جی ......'' اس نے کڑے تیوروں سے عائشہ کو گھورا تھا۔

اٹھ جاؤ بیٹا! دن چڑھ آیا ہے۔'' عائشہ نے لجاجت سے کہا۔

''روز ہی دن چڑھتا ہے پہلے تو کبھی نہیں جگایا۔'' وہ کیسی قہر آلود نظروں سے دیکھ رہی تھی اور لہجہ کیسا تھا۔

''بیٹیوں کو دن چڑھے تک نہیں سونا چاہیے، اچھا نہیں لگتا۔'' عائشہ آج اچھی ماؤں والی باتیں کر رہی تھی وہ بدل گئی تھی تو ضروری نہیں تھا کہ فروہ بھی بدل جاتی۔

''اچھا......'' فروہ نے سوالیہ انداز میں اچھا لفظ کو طول دے کر کھینچا تھا۔

''ہاں جی بیٹا......'' عائشہ کو آج اس کا گستاخانہ انداز بہت چبھن دے رہا تھا۔ وہ گھر کی بڑی بیٹی تھی اسے خیال رکھنا چاہیے تھا احساس ہونا چاہیے تھا کہ اس کے والدین پر کیسی قیامت ٹوٹی ہے کیسی جگ ہنسائی ہوئی ہے مگر وہ تو الٹا تمسخر اڑا رہی تھی عائشہ کا دل ملال کی زد میں آ گیا۔

''ویسے مما کچھ جلدی خیال نہیں آ گیا کہ بیٹیوں کو کیا کرنا چاہیے اور کیا نہیں مگر آہ افسوس اب کیا فائدہ۔'' فروہ نے تنفر سے کہا اور دروازہ بند کر دیا۔ فروہ کی بے حسی اسے پہلے تو کبھی ایسے محسوس نہیں ہوئی تھی۔ جیسے آج اور ابھی ہو رہی تھی ایسے بے مروتی ایسی بے لحاظی، حد تھی خودغرضی کی۔

آہ عائشہ نے خود احتشام اور ریان کو ناشتہ بنا کر دیا اپنی نگرانی میں کھلایا (نخرے کر کے کھاتے تھے) وہ دونوں میں ڈوبی ہوئی تھی۔ اس کی پیشانی تفکرات کی لکیروں سے پر تھی ٹر ٹر کرتی زباب اب خاموش تھی۔ بچے اسکول جا چکے تھے۔ عائشہ برتن دھوتے سوچوں میں گم تھی سر تمام رات جاگنے کی وجہ سے گویا سر درد سے پھٹا جا رہا تھا۔ عائشہ نے اپنے دائیں ہاتھ کی انگلیوں سے

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

Click on http://www.paksociety.com for more

پیشانی مسلی۔
دو دن سے اس کے حلق سے کچھ نہیں اترا تھا۔ اتنی پریشانی میں کھانے پینے کا کسے ہوش تھا بھوک تو جیسے مر گئی تھی۔ عائشہ نے ایک کپ چائے بنائی بچوں کا چھوڑا ہوا سلائس کا ٹکڑا زہر مار کیا سر درد کی گولی نگلی اور چائے کا کپ اٹھائے پھر رحمان کے پاس آگئی۔
رحمان کے چہرے پر نگاہیں ٹکائے عائشہ رو دی کیسے دو دن میں رحمان کا چہرہ اتر گیا تھا۔
''سعد......'' رحمان کے باہم پیوست ہونٹوں میں جنبش ہوئی۔ عائشہ خاموشی سے اسے تکتی رہی۔
''عروہ......'' عروہ کا نام ایک آہ کی طرح رحمان کے دل سے نکلا عائشہ کٹ کر رہ گئی یہ بہت بڑا داغ تھا۔ جو رحمان کی پیشانی پر سج گیا تھا۔ وہ یہ دھچکا سہہ نہیں پا رہا تھا۔ سنبھل کیسے سکتا تھا اس کی لاڈلی بیٹی نے تو اسے کسی سے نظریں ملانے کے قابل ہی نہی چھوڑا تھا۔
''رحمان......'' عائشہ نے ہولے سے پکارا رحمان نے آنکھیں کھول دیں رحمان کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔ عائشہ نے بے اختیار رحمان کی پیشانی کو چھوا وہ بری طرح بخار میں پھنک رہا تھا۔ عائشہ نے بے ساختہ رحمان کے گال اور گردن چھوئے اس کا دل دھک سے رہ گیا وہ اٹھی اور لبنیٰ کے گھر کی طرف بھاگی تاکہ فرقان کو بلا سکے۔ اب اور کون تھا جسے وہ بلاتی۔
عائشہ روتی کرلاتی گرتی پڑتی جب گھر واپس آئی تو فروہ کہیں جا رہی تھی۔ عائشہ نے ایک کٹیلی اور سرد نگاہ اس پر ڈالی مگر فروہ کی جانے بلا۔
وہ دروازے تک پہنچی تھی کہ انتہائی غصے کی حالت میں عائشہ نے اسے جا کر کندھے سے دبوچ لیا عائشہ کا انداز قہر بھرا تھا اس کی گرفت میں انتہائی طیش اور جارحیت تھی۔
''تمہارے بابا بیمار ہیں بخار میں بے سدھ پڑے ہوئے ہیں گھر میں اتنا بڑا حادثہ ہو گیا اور تمہیں کوئی پرواہ ہی نہیں۔'' عائشہ نے دانت پیستے ہوئے آواز آہستہ رکھی تھی۔
''تو......'' فروہ نے جواباً ایک جھٹکے سے اپنا کندھا چھڑا کر عائشہ کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑ دیں۔
''تو گھر میں رہو، جا کہاں رہی ہو، پہلے ہی لوگ تمہاری باتیں کر رہے ہیں اتنے عرصے گھر سے باہر اکیلی رہی ہو۔'' عائشہ کی آواز اب بھی دبی دبی تھی۔ (کاش عائشہ شروع سے ہی معاملا فہم ہوتی)
''کرنے دیں باتیں، مجھے کیا لینا لوگوں دینا لوگوں سے، اور عروہ تو گھر کے اندر رہتی تھی نا، باتیں تو آج اس کی بھی بنا رہے ہیں اب کیا کریں ان لوگوں کا۔''
''نہ جاؤ فروہ گھر رہو۔'' عائشہ کا درشت لہجہ اب پگھل کر نرمی بلکہ لجاجت میں ڈھل گیا تھا۔
''کام ہے مجھے، جلد آجاؤں گی، بے فکر رہیں میں گھر سے نہیں بھاگوں گی۔'' اس نے در پردہ عروہ کا طعنہ دیا تھا کہ آپ اتنی باخبر ہوتیں تو عروہ گھر سے کیسے بھاگ سکتی تھی۔
عائشہ کی بیٹیاں ہاتھوں سے نکل گئی تھیں۔ سوائے ہاتھ ملنے اور رونے کے کوئی چارہ نہیں تھا۔
فروہ سیدھی اریز چوہدری کے گھر گئی تھی۔ اس نے بیل بجائی تو چوکیدار باہر نکلا۔
''یہ اریز چوہدری کا گھر ہے کیا، مطلب ابرار چوہدری۔''

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

Click on http://www.paksociety.com for more

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی پیشکش

یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے

ہم خاص کیوں ہیں:۔

- ہائی کوالٹی پی ڈی ایف فائلز
- ہر ای بُک آن لائن پڑھنے کی سہولت
- ماہانہ ڈائجسٹ کی تین مُختلف سائزوں میں اپلوڈنگ
  سپریم کوالٹی، نارمل کوالٹی، کمپریسڈ کوالٹی
- عمران سیریز از مظہر کلیم اور ابنِ صفی کی مُکمل رینج
- ایڈ فری لنکس، لنکس کو پیسے کمانے کے لئے شرنک نہیں کیا جاتا
- ہر ای بُک کا ڈائریکٹ اور رژیوم ایبل لنک
- ڈاؤنلوڈنگ سے پہلے ای بُک کا پرنٹ پریویو ہر پوسٹ کے ساتھ
- پہلے سے موجود مواد کی چیکنگ اور اچھے پرنٹ کے ساتھ تبدیلی
- مشہور مصنفین کی کُتب کی مُکمل رینج
- ہر کتاب کا الگ سیکشن
- ویب سائٹ کی آسان براؤسنگ
- سائٹ پر کوئی بھی لنک ڈیڈ نہیں

We Are Anti Waiting WebSite

واحد ویب سائٹ جہاں ہر کتاب ٹورنٹ سے بھی ڈاؤنلوڈ کی جاسکتی ہے

ڈاؤنلوڈنگ کے بعد پوسٹ پر تبصرہ ضرور کریں

ڈاؤنلوڈنگ کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہماری سائٹ پر آئیں اور ایک کلک سے کتاب ڈاؤنلوڈ کریں

اپنے دوست احباب کو ویب سائٹ کا لنک دیکر مُتعارف کرائیں

WWW.PAKSOCIETY.COM

Online Library For Pakistan

Like us on Facebook

fb.com/paksociety

twitter.com/paksociety1

Click on http://www.paksociety.com for more

''جی ابرار چوہدری کا ہے۔''

''مجھے ملنا ہے ان سے۔''

''ٹھیک ہے میں پوچھ کر آتا ہوں۔''

چوکیدار واپس پلٹ آیا تھوڑی دیر بعد لوٹا اور فروہ کو اندر آنے کا اشارہ کیا فروہ کو یادوں نے گھیر لیا اس کی آنکھوں سے بے طرح آنسو بہنے لگے چوکیدار اسے ڈرائنگ روم میں بٹھا کر چلا گیا۔ فروہ کچھ دیر ادھر اُدھر دیکھتی رہی۔

''جی کون ہو تم۔'' ایک پاٹ دار آواز قریب سے ابھری فروہ اچھل کر کھڑی ہوگئی۔

''جج جی میں فروہ ہوں۔'' آپ کی طبیعت کیسی ہیں آنٹی۔''

''مجھے کیا ہوا تھا...... اور یہ آنٹی کس کو کہا تم نے جان نہ پہچان اور......'' وہ خاتون تو جیسے انگارے چبائے بیٹھی تھیں اللہ ایسے کڑے تیوروں سے بے چاری فروہ کا سر سے پاؤں تک نظروں کی نظروں میں پوسٹ مارٹم کیا کہ بس فروہ جیسی دیدہ دلیر لڑکی بھی پانی پانی ہوگئی۔

''وہ میں آپ کے بیٹے اریز کی دوست......''

''میرے بیٹے کا نام اریز نہیں نایاب لودھی ہے لڑکی، ویسے تم کس کی بیٹی ہو۔''

''رحمان احمد، رحمان جیولر والے۔'' وہ بھول گئی تھی اب رحمان جیولر والے کا نام اپنی آب و تاب کھو چکا تھا۔ اس خاتون نے کانوں کا ہاتھ لگا کر زمین کو ہاتھ لگائے پھر توبہ توبہ بے حیائی کی انتہاء کہتے ہوئے پھر کان پکڑ لیے۔

''ایک بیٹی سارا سونا پیسہ گھر سے لے کر بھاگ گئی نجانے کدھر خوار ہو رہی ہے کہ موں جلی اور دوسری اپنے یار کو ڈھونڈتی پھر رہی ہے۔'' نایاب کی مما نے پھر فروہ کی وہ بے عزتی کی گالی گلوچ کی دھکے دے کر اپنے گھر سے نکالا ہاتھ پکڑ کر اسے گھر سے باہر پھینک گئی جیسے وہ کوئی گندگی کی پوٹ ہو جسے کوئی لمحہ بھر بھی اپنے گھر میں رکھنا پسند نہیں کرتا فروہ روتی دھوتی اپنے زخم چاٹتی گھر لوٹی تھی آج پہلی بار اسے محسوس ہوا تھا کہ اس کے ساتھ دھوکا ہوگیا ہے گھر جانے سے پہلے اس نے ڈھیر ساری سلیپنگ پلز خریدی تھیں۔

☆......☆......☆

ایک دن فاخرہ لبنیٰ کے گھر آئی تو لبنیٰ نے خود ہی روتے ہوئے امن پر گزری ساری داستان فاخرہ کو سنا دی دونوں روتی رہیں پھر فاخرہ نے اسے بتایا کہ یہ ساری بات وہ پہلے سے جانتی تھی اسی لیے وہ امن کو اپنے گھر لے گئی تھی لبنیٰ فاخرہ کی ممنون تھی جس طرح اس نے امن کو لبنیٰ کو اور سارے گھر کو سنبھالا یہ اسی کا حوصلہ ظرف تھا۔

صغریٰ نے اپنے گھر فاخرہ کی دعوت کی تھی، فاخرہ پہلی بار ان کے گھر جا رہی تھی اس نے فروٹ اور مٹھائی خریدی بشیراں اور امن بھی ان لوگوں کے ساتھ جا رہے تھے۔ وہ بہاولپور کے کسی گاؤں میں رہتے تھے صغریٰ کا چھوٹا سا پختہ مکان تھا۔ صغریٰ اور نیہات بہت محبت سے ملے فاخرہ، صبا، فضا، اسوہ اور اسد کے آنے پر ان سے اپنی خوشی سنبھالے نہیں سنبھل رہی تھی اور ان کو ایسا لگ رہا تھا جیسے فاخرہ نے گھر آ کر بہت عزت دی ہے اور امن کو دکھ کر بھی نیہات کو گونا گو سکون ملا تھا۔ اپنی پسندیدہ اپنی منظور نظر ہستی کو اپنے گھر میں اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھنا کیسی بے خودی طاری کر دیتا ہے یہ آج نیہات کو پتا چلا تھا۔

بہت خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا گیا تھا۔ صغریٰ سب کے لیے چائے بنا لائی۔

''اب ہم چلیں گے۔'' فاخرہ نے چائے کے

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

Click on http://www.paksociety.com for more

بعد کہا۔
''فاخرہ بہن مجھے آپ کو کسی سے ملوانا ہے۔''
تب ہی اچانک صغریٰ نے کہا۔
''کس سے......'' فاخرہ نے اچھنبے سے اسے دیکھا۔
''ابھی آئی......'' صغریٰ کمرے سے باہر نکل گئی پانچ منٹ بعد وہ واپس آئی تو اس کے ساتھ کوئی خاتون تھی جو لگ بھگ فاخرہ کی ہم عمر لگ رہی تھی۔
''پہچانا......'' وہ عورت قریب آئی اور فاخرہ سے پوچھا۔
''ہاں شکل جانی پہچانی لگ رہی ہے کون ہو تم......'' فاخرہ بولی۔
''زرینہ......''
''زرینہ......'' فاخرہ کا دل جیسے حلق میں دھڑ کنے لگا۔ اور آنکھیں ڈبڈبانے لگیں۔
''ہاں میں......'' زرینہ فاخرہ کے گلے لگ کر رودی تھی۔ سب ان کو دیکھ کر رو رہے تھے۔
''کہاں چلی گئی تھی تم......؟ اور بچے......''
''نیہات اور ضویا سعد صاحب کے بچے ہیں۔'' زرینہ کے الفاظ پر فاخرہ کو سکتہ سا ہو گیا وہ شاک کی کیفیت میں نیہات اور ضویا کو دیکھے جا رہی تھی کمرے میں موجود ہر ذی نفس کی کم و بیش یہی حالت تھی آنکھوں میں آنسوؤں کے ساتھ بے یقینی بھی تیر رہی تھی۔
''پھپھو......'' سب سے پہلے نیہات نے ہی اس سکتے کو توڑا تھا اور فاخرہ کے گلے لگ گیا دونوں ایسے روئے کہ سب کو رلا دیا ان کے ملن میں محسوس کی جانے والی تڑپ تھی۔
''میں بھی کہوں کہ میرا دل ان بچوں کی طرف کیوں کھنچتا ہے مجھے ان میں اتنی کشش کیوں محسوس ہوتی ہے کہ میرا ہر ہر عضو میرے بدن کا رواں رواں ان کی طرف لپکتا ہے یہ تو خون کی کشش تھی جو مجھے مائل کرتی تھی۔'' فاخرہ فرط جذبات سے نیہات اور ضویا کو چومے جا رہی تھی۔
''ایک منٹ میرے بچوں میں دو نفل شکرانے کے ادا کرلوں اس اونچی شان والے اللہ کے حضور سجدہ کرلوں جس نے مجھے مایوس نہیں کیا۔ میرے سعد کے بچوں سے ملوادیا وہ رحمان نے رحیم ہے کریم ہے وہ میرا اللہ جس نے آسمان کو بغیر ستونوں کے کھڑا کردیا تو وہ اللہ یہ معجزہ کیوں نہیں رکھ سکتا تھا۔'' فاخرہ روتی ہوئی وضو کرنے چلی گئی تو پیچھے سارے بچے روتے ہونے ایک دوسرے سے ملنے لگے صبا جو رشتوں کے لیے اندر ہی اندر ترستی رہتی تھی کی محسوس کرتی تھی۔ اب مسکراتے لبوں روتی آنکھوں سے ضویا اور نیہات سے مل رہی تھی وہ جو پہلے ہی اپنے تھے اب تو بہت اپنے تھے تمام عمر کے لیے مل گئے تھے۔
فاخرہ کے آنسو رک ہی نہیں رہے تھے وہ بار بار نیہات اور ضویا کو گلے لگا رہی تھی چوم رہی تھی۔
''پھوپھو مجھے اور نیہات بھیا کو پتا تھا کہ آپ ہماری پھوپو ہیں اسی لیے ہم آپ سے اتنی عقیدت و محبت رکھتے ہیں۔ نیہات بھیا صبا فضا سے اسی لیے محبت کرتے ہیں۔'' ضویا کی آواز رندھ گئی۔
''میرے سعد کے بچے میری جان میرا میکہ۔'' فاخرہ ہچکیاں بھرتے نیہات کے سر کو چوم رہی تھی وہ اونچا لمبا لڑکا چھوٹے بچوں کی طرح رو رہا تھا برسوں کے بچھڑے مل گئے تھے مگر برسوں کی تڑپ دنوں میں تو نہیں مٹ سکی تھی نا۔ اتنے سال دوری رہی تھی۔ اب اپنوں کا قرب ایک عرصے

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

Click on http://www.paksociety.com for more

بعد نصیب ہوا تھا۔
''زرینہ تم ان کو گھر سے لے کر کیوں بھاگی اور کہاں چلی گئی تھی میں اتنی مجبور و لاچار عورت کہاں ڈھونڈتی پھرتی زندگی کی تلخیوں اور صدمات نے مجھے بہت کمزور کر ڈالا تھا۔ میں نے کب زندہ لوگوں جیسی زندگی گزاری ہے زندگی نے مجھے گزارا ہے۔'' پھر فاخرہ اپنی روداد غم ان کو سنانے لگی ان کو سنانا ضروری تھا۔
اجالا میں نے رحمان کو کسی سے یہ ساری باتیں کرتے سن لیا تھا مجھے یہ بھی پتا ہے کہ سعد بھیا اور رائمہ کے قتل کا منصوبہ بھی اسی کا ہے وہ کسی سے کہہ رہا تھا وہ اب بچوں کو بھی مار دے گا میں نے سن لیا۔ ہم نے برسوں سے آپ کا نمک کھایا ہے جی اسی لیے میں ان معصوموں کو لے کر بھاگ کر شیخوپورہ اپنی پھوپھی کے پاس چلی گئی وہاں میں نے محنت مزدوری کر کے ان کو پالا بہت سال میں وہاں رہی جب نیہات نے میٹرک کر لیا تو میں اسے آپ کی سعد بھیا کی تصویریں دکھائیں اور اسے سب کچھ بتا دیا میں نے ان بچوں کی خاطر شادی نہیں کی، میں چاہتی تھی کہ یہ آپ سے ملیں۔ مجھے کسی نے بتا دیا کہ آپ یہیں پر ہو۔ کسی طرح میں نے ان کو یہاں بھیج دیا۔ صغریٰ میری خالہ زاد ہے شکر ہے میں اپنے مقصد میں کامیاب ہوگئی۔
''تم بہت عظیم ہو زرینہ تم نے بہت بڑا عمل کیا ہے بہت بڑا ظرف ہے تمہارا، میں یہ تمہارا احسان ساری زندگی نہیں اتار پاؤں گی۔ تم نے غیر ہو کر ہماری نسل کو بچا لیا جبکہ یہاں تو اپنوں نے ہی ہماری جڑیں کاٹ ڈالیں مجھ سے میرا سب کچھ چھین لیا میری زندگی کو تماشا بنا دیا۔''
زرینہ میری بہن تمہاری محبت قرض ہے۔''

فاخرہ زرینہ کے گلے لگ کر رو دی۔

☆......☆......☆

رحمان کا بخار ٹوٹنے کا نام نہیں لے رہا تھا۔ عائشہ ہر وقت روتی رہتی لبنیٰ اور فرقان آجاتے تھے۔ رہی فروہ تو وہ نیند کی گولی لے کر سارے غموں سے آزاد ہو کر سوئی پڑی رہتی۔ جب بھی اس کی آنکھ کھلتی خیالات کے آوارہ بگولے اسے اڑائے پھرتے وہ ہوش میں آنا ہی نہیں چاہتی تھی کیونکہ ہوش میں آتے ہی اس کے خیالات کے سارے کنارے اریز سے جا ملتے تھے۔
رحمان کو انتہائی رنج و عالم اور افسردگی کی حالت میں رہنے کی وجہ سے شوگر ہوگئی تھی۔ وہ سوکھا کانٹا بن چکا تھا۔ فرقان اس کو غم سے نکالنے کے لیے تگ و دو کرتا رہتا اسے سمجھاتا کہ ''جو ہوا بہت برا ہوا مگر یوں ہمت مت ہارو، باقی اولاد کی طرف بھی دیکھو۔''
دو ماہ بعد رحمان گھر سے باہر نکلا تھا۔ بڑھی ہوئی شیو بڑھی ہوئی، کندھے جھکے ہوئے، چال میں کسی شرابی جیسی لڑکھڑاہٹ تھی وہ سر جھکائے آگے بڑھ رہا تھا۔ اسے ہر نظر خود پر ہنستی ہوئی لگ رہی تھی وہ دوکانوں کا کرایہ لینے گیا تو وہاں روح فرسا انکشاف نے اس کی روح تک کھینچ لی کوئی اریز نامی لڑکا ساری دکانیں بیچ گیا تھا۔ جو عروہ اور فروہ کے نام تھیں۔ رحمان اشتعال سے یوں لرزنے لگا جیسے سوکھا ہوا پتا ادھر سے ادھر لڑھکتا پھرتا ہے۔ رحمان بینک گیا وہاں اس کے اکاؤنٹ میں ایک بھی دھیلا نہیں تھا اریز خالی چیک پر کر کے یہاں بھی اپنا کام دکھا چکا تھا۔ رحمان کے دماغ میں غم واندوہ کے جھکڑ چل رہے تھے۔
رحمان گھر آیا اور سیدھا فروہ کے کمرے میں

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

Click on http://www.paksociety.com for more

گھس گیا۔ اس نے فروہ کو روئی کی مانند دھک کر رکھ دیا۔

''اریز چوہدری کون ہے؟'' رحمان نے فروہ کو بہت مارا زخمی کر دیا اور فروہ الف سے ی تک بتاتی چلی گئی۔ رحمان ایک بار پھر اپنے بال نوچ رہا تھا دیواروں سے ٹکریں مار رہا تھا اب کی بار وہ بستر سے لگا تو اٹھ نہیں سکا جب بھی وہ فروہ کو دیکھتا چیخنے لگتا رونے لگتا عائشہ فروہ کو اس کے کمرے میں دھکیل دیتی۔ اس نفرت بھری زندگی سے تنگ آ کر ایک رات فروہ نے ڈھیروں نشہ آور گولیاں کھا لیں اگلی صبح وہ زندہ اٹھ نہیں سکی تھی۔

رحمان کی کربناک چیخیں سننے والوں کا دل دہلا رہی تھیں اس گھر میں صف ماتم بچھ گئی تھی رحمان کے پاس کچھ بھی نہیں بچا تھا۔ اس نے ناجائز ذرائع سے جیسے دولت اکٹھی کی تھی ویسے ہی اس کے ہاتھوں سے نکل گئی تھی۔ ملتان والا گھر بھی اریز بیچ چکا تھا۔

رحمان کے پاؤں کا انگوٹھا زخمی ہو گیا تھا چوٹ تو ذرا سی تھی، مگر شوگر کی وجہ سے زخم ٹھیک نہیں ہو رہا تھا۔ رحمان کے علاج کے لیے پیسے کی ضرورت تھی عائشہ نے اپنا گھر بیچ دیا۔ (یہ گھر عائشہ کے نام تھا) حیرت کی بات تو یہ تھی کہ رحمان نے اپنے بیٹوں کے بجائے اپنی بیٹیوں کے نام جائیداد کر رکھی تھی۔ بہت لاڈلی تھیں۔ رحمان کی بیٹیاں، ہیرے موتیوں میں تولتا تھا وہ ان کو۔ عائشہ ایک چھوٹے سے کرایے کے گھر میں شفٹ ہو گئی تھی رحمان کا علاج معالجہ ہو رہا تھا۔

''وہ سعد جو تھا نا۔'' ایک دن رحمان کی ذہنی روح بھٹکی تو وہ سب کچھ عائشہ کو بتاتا چلا گیا عائشہ لبوں پر ہاتھ سختی سے دبائے فق ہوتی رنگت کے ساتھ سنتی رہی۔

''اللہ......'' رحمان درد کی شدت سے کراہ رہا

''میں کہتا' مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔''

رحمان نے کتنا غلط کیا تھا کتنی چھوٹی اور غلط افواہیں اجالا کے بارے میں پھیلائی تھیں آج عائشہ کو پتا لگ گیا تھا۔

وہ ایک جامد چپ لبوں پر سجائے سب کے عتاب سہتی رہی اوہ میرے خدا۔''

عائشہ اجالا کے دل سے نکلی آہ نے مجھے کھا لیا۔

میں نے اجالا کو اس کے گرین ہاؤس سے دربدر کیا اور وہی گرین ہاؤس اپنی بیٹی عروہ کے نام کر دیا، کچھ باقی نہیں بچا نہ عزت نہ مال۔''

امن کی دعائیں قبول ہو چکی تھیں۔ اب کہ بار اس نے لبنیٰ سے معافی مانگی تو لبنیٰ نے اسے معاف کر دیا اب امن بھی نیہات کے کوچنگ سینٹر میں پڑھانے لگی تھی نیہات کو بی کام کے بعد بینک میں نوکری مل گئی تھی۔

ساری لڑکیاں اگلی کلاسز میں چلی گئی تھیں۔ زندگی رواں دواں تھی امن پہلے سے بھی زیادہ پر اعتماد ہو چکی تھی اس کے زندگی کی طرف لوٹنے میں فاخرہ کا بہت بڑا ہاتھ تھا امن کو راہنما ملا، مسیحا ملا خدا نے اسے مزید بھٹکنے سے بچا کر صراط مستقیم پر چلا دیا۔

آہ......فروہ بہت سارے دل توڑ کر ان ٹوٹے دلوں پر قدم دھرتی، مستی وخماری میں ڈوبی اپنا دل بسانے نکلی تھی۔ ایسے دل کہاں بسا کرتے ہیں جو خود غرض ہوں خود غرضی اور محبت کا کیا میل تال، محبت تو کائنات ہے پوری، محبت تو روح کو داغوں سے بچاتی ہے اللہ سے ملاتی ہے اپنے اصل سے ملاتی ہے، مگر فروہ آہ قصہ پارینہ بن گئی۔

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

Click on http://www.paksociety.com for more

تھا اس کی صدا واپس لوٹ آئی۔
ڈاکٹر نے رحمان کا انگوٹھا کاٹ دیا تھا وہ روتا چلاتا مگر اللہ اس کی نہیں سنتا تھا کیونکہ رحمان کفر بکتا رہا تھا اللہ کے بندوں پر ظلم ڈھاتا رہا تھا۔
رحمان کا زخم ٹانگ میں سرایت ہونے لگا تھا اس کی ٹانگ گلتی سڑتی جا رہی تھی اس کی پیپ سے پلپلی ٹانگ پر مکھیاں بیٹھی تھیں بدبو کے بھبکے اٹھتے تھے۔ عائشہ اس کے ساتھ لگی رہتی۔ احتشام اور ریان قریب بھی نہیں آتے تھے۔
ڈاکٹرز نے رحمان کی پوری ٹانگ کاٹ دی تھی۔ پھر اس کی کمر نیچے سے گلنا شروع ہوگئی۔ اب تو رحمان میں بولنے کی سکت بھی نہیں رہی تھی۔
وہ چت لیٹا رہتا بے جان مردوں کی طرح بہت ہفتے وہ اسی حالت میں پڑا کراہتا رہا ایک دن عائشہ نے بہت زور لگا کر فرقان کی مدد سے رحمان کو کروٹ دلوائی تھی۔ عائشہ کی چیخ بے ساختہ تھی رحمان کی کمر میں کیڑے اندر تک دھنسے ہوئے تھے اور اتنی سڑاند آرہی تھی کہ عائشہ تیورا کھا کر گری اور بے ہوش ہوگئی اس کا دل اس کی ناک بدبو سے بند ہو رہی تھی۔

☆......☆......☆

نیہات نے کچھ پیسے جمع کر رکھے تھے وہ اپنا ذاتی مکان شہر میں لینا چاہتا تھا اس نے فاخرہ سے مشورہ کیا تو فاخرہ نے بھی اپنے اکاؤنٹ سے سارے پیسے نکلوا کر اسے دے دیے۔ وہ سب ایک فیملی بن کر اکھٹے رہنا چاہتے تھے۔ نیہات آج گھر دیکھ رہا تھا۔
نایاب لودھی نے نیہات سے معافی مانگی تھی نیہات کو اسی نے پٹوایا تھا کیونکہ اسے غلط فہمی ہوگئی تھی کہ اُسے کالج سے نکلوانے والا نیہات ہے۔
نیہات نے بڑے پن کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسے دل سے معاف کر دیا تھا۔
''پھپھو آپ کے لیے سرپرائز ہے اٹھیے ابھی چلیے۔'' ایک دن وہ آیا تو اس نے جلدی مچا دی۔
اب وہ اسی گھر کے سامنے کھڑی تھی جہاں اس نے اپنا بچپن گزارا تھا۔
''یہ......'' فاخرہ نے الجھ کر پوچھا۔
''میں نے خرید لیا اب یہ گھر پھر ہمارا گھر ہے سعد مرتضیٰ اور اجالا کا گھر۔''
''مگر سعد نہیں ہے۔'' فاخرہ نے دیکھا نیہات رو رہا تھا۔
''پھوپھو آیئے۔'' وہ اس کے کندھے پر بازو رکھے اسے اندر لایا تھا اور سیدھا گارڈن میں ہی چلا آیا زرینہ اسے بتا چکی تھی کہ وہ گارڈن پر کتنی توجہ دیتی تھی۔
''پھوپھو میں سعد مرتضیٰ تو نہیں مگر آئی پرامس یو کہ میں اپنی پھوپھو کا مان اور میکہ ضرور بن کر دکھاؤں گا میں آپ کا بیٹا ہوں آپ میری ماں ہیں، آپ نے بہت غم اٹھائے ہیں اور ہم نے بھی در در کی ٹھوکریں کھائی ہیں بہت کسمپرسی کی حالت میں وقت گزرا ہے ہم سب مل کر ایک دوسرے کے غموں کا مداوا کریں گے۔ جو ہوا سے بھول جائیں۔'' نیہات نے سعد کے انداز میں فاخرہ کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھام کر سر پر بوسہ دیا تو فاخرہ جی اٹھی۔
''کبھی رونا نہیں پلیز۔'' نیہات کتنی محبت سے اس کے آنسو صاف کر رہا تھا۔
''زرینہ کو بھی اس گھر میں لانا وہ بھی تمہاری ماں ہے۔''
''جی ضرور انشاء اللہ...... اور پھپھو کسی اور کو

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

Click on http://www.paksociety.com for more

بھی آپ کی خدمت کے لیے یہاں بہو بنا کر لانا ہے۔''

''کیسے......'' اب وہ پتھر کی بینچ پر لیٹ کر فاخرہ کی گود میں سر رکھ چکا تھا فاخرہ اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتی اسے سعد کی باتیں بتاتی رہی گزرے لمحوں بیتی گھڑیوں کو دھراتی رہی وہ پورے دھیان سے سنتا رہا وہ بتاتی رہی ہر بات، آنکھیں بھیگتی رہیں چھلکتی رہیں۔

''اچھا میں بھول جاؤں گی کون ہے وہ۔''

''امن......'' نیہات کا چہرہ جگمگا اٹھا اور فاخرہ کا ہاتھ جھٹکا کھا کر بالوں میں ساکت ہو گیا۔

''پھپھو کیا ہوا، آپ چپ کیوں ہو گئیں کیا آپ کو امن پسند نہیں۔''

''امن مجھے بہت پسند ہے وہ میری بیٹی ہے مگر مسئلہ تمہارا ہے۔''

''ارے تو کیا میں آپ کو اپنی بیٹی کے لیے پسند نہیں۔'' وہ ہنسا

ار سعد مرتضٰی کے بیٹے کا ظرف اپنے باپ جیسا ہو تو مجھے اپنی بیٹی کے لیے نیہات پسند ہے۔''

پھپھو کیا مطلب۔'' وہ اٹھ بیٹھا۔

''پھر بتاؤں گی، ابھی تو میں اس خوشی کو پوری طرح محسوس کرنا چاہتی ہوں کہ میں اپنے گھر میں ہوں مجھے یقین نہیں آ رہا سب ایک دوسرے سے مل چکے ہیں اور میں اپنے گارڈن میں بیٹھی ہوں۔''

''آپ یقین کریں پھپھو سب پہلے جیسا ہو گیا ہے۔''

''اللہ کا شکر ہے اس ذات نے کرم کر دیا۔ اللہ سعد بھیا اور رائمہ بھابی کو جنت میں جگہ دے ان کی قبروں کو ٹھنڈا رکھے۔'' فاخرہ بھری آنکھوں سے اپنے گھر کی ایک ایک چیز کو دیکھ رہی تھی یادیں

لپک لپک کر اس کے گلے مل رہی تھیں۔

''کیا کبھی سعد بھیا اور رائمہ بھابی کو میں بھلا سکوں گی۔'' اس نے خود سے سوال کیا۔

''نہیں کبھی نہیں، مگر اب مجھے اپنے بچوں کے سامنے نہیں رونا، اس نے دل ہی دل میں تہیہ کر لیا۔

☆......☆......☆

فاخرہ اور زمان بچوں سمیت اس گھر میں شفٹ ہو گئے۔ نیہات فاخر کے کہنے پر زرینہ کو بھی لے آیا تھا اس نے بھی ماں بن کر دکھایا تھا اصل بات تو احساس کی ہے نازرینہ کا دل احساس سے بھرا ہوا تھا۔ اس نے نیہات اور رضویا کے نام کے ساتھ اپنے باپ کا نام ضمیر لگایا تھا۔ اسکول کالج میں بھی وہ اسی نام سے پکارے جاتے تھے ان کی ڈگریوں میں بھی ولدیت کے خانے میں یہی نام تھا۔

باپ جو ہوتا ہے وہی رہتا ہے۔ زندگی سے کچھ بھی قیمتی نہیں اور زرینہ نے ان بچوں کی جان بچانے کے لیے بلاشبہ بہت قربانیاں دی تھیں وہ اس گھر کے مکینوں کے لیے بہت قابل احترام ہستی تھی۔

ساری خوشیاں لوٹ آئی تھیں سب کچھ پہلے جیسا ہو گیا تھا۔

''کیا واقعی سب کچھ پہلے جیسا ہو گیا تھا ہاں مگر فاخرہ کے اندر کا ادھورا پن خالی دل۔''

روشنی مزاجوں کا کیا عجب مقدر ہے
زندگی کے رستے میں، بچھنے والے کانٹوں کو
راہ سے ہٹانے میں
ایک ایک تنکے سے آشیاں بنانے میں
خوشبوئیں پکڑنے میں
گلستان سجانے میں

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

Click on http://www.paksociety.com for more

عمر کاٹ دیتے ہیں
عمر کاٹ دیتے ہیں
اور اپنے حصے کے پھول بانٹ دیتے ہیں
کیسی کیسی خواہش کو قتل کرتے جائے ہیں
درگزر کے گلشن میں ابرین کے رہتے ہیں
صبر کے سمندر میں...... کشتیاں چلاتے ہیں
یہ نہیں کہ ان کو اس روز شب کی کاوش کا کچھ صلانہیں ملتا
مرنے والی آسوں کا...... خون بہانہیں ملتا
زندگی کے دامن میں...... جس قدر بھی خوشیاں ہیں
سب ہی ہاتھ آتی ہیں
سب ہی مل جاتی ہیں
وقت پرنہیں ملتیں، وقت پرنہیں آتیں
یعنی ان کو محنت کا اجرمل تو جاتا ہے
لیکن اس طرح جیسے
غرض کی رقم کوئی قسط قسط ہوجائے
اصل جو عبادت ہو...... پس نوشت ہوجائے
فصل گل کے آخر میں پھول ان کے کھلتے ہیں
ان کے صحن میں سورج...... دیر سے نکلتے ہیں۔

☆......☆......☆

وہ اونچا لمبا خوبصورت مرد عجیب مجنونانہ سی حرکتیں کرتا تھا بولنے پر آتا تو گھنٹوں اولفول بولتا رہتا۔ خاموشی اوڑھتا تو دنوں خاموشی کی بکل میں چھپا رہتا۔

اسے بظاہر کوئی بیماری نہیں تھی نفسیاتی دورے پڑتے تھے وہ روتا تھا اس کی رال بہنے لگتی تھی اس کا کوئی رشتے دار تھا یا نہیں کسی کو کچھ خبر نہیں تھی وہ نجانے کتنے سالوں سے ایسے ہی ہسپتالوں میں دھکے کھاتا پھر رہا تھا۔

''میرا نام فاروق ترمذی ہے میں شاعر ہوں۔'' آج کل وہ بہت بول رہا تھا۔

''وہ اجالا تھی بڑی بڑی روشن آنکھوں والی۔''

''میرا کوئی گھر نہیں ہے میں نے اس کا گھر چھینا تھا وہ جو سراپا محبت تھی،

''اس کی آنکھوں مین اتنی بے یقینی تھی اتنی بے یقینی کہ وہ بے یقین آنکھیں میرا اقرار لوٹ کر لے گئیں میرا چین میری نیند سب ختم ہوگیا۔''

''محبت بہت کرتا ہوں اس لڑکی سے بہت زیادہ۔''

''محبت مجھے مار دے گی، محبت مجھے مار دے گی۔''

وہ تڑپ رہا تھا اور اسے تڑپتے ہی رہنا تھا جب تک محبت اسے معاف نہیں کردیتی کیا پتا محبت اسے معاف کرے نہ کرے، تب تک اسے یونہی آدھی ادھوری زندگی سکتے ہوئے گزارنی تھی اس نے کسی معصوم کے دل سے کھیلنے کا سنگین جرم کیا تھا وہ محبت کا مجرم تھا محبت کو اس کے گھناؤنے وجود سے گھن آتی تھی۔ وہ رلتا پھرتا تھا۔

فاخرہ اس دن نیہات کی پسند کا قیمہ مٹر پکا رہی تھی زرینہ اور بشیراں بھی اس کے ساتھ لگی ہوئی تھیں چھٹی کا دن تھا نیہات سارے لڑکے لڑکیوں کو گھمانے لے کر گیا ہوا تھا وہ تینوں خواتین کچن میں کاموں میں مشغول خوش گپیوں میں مگن تھیں۔

''فاخرہ...... تبھی زمان نے آواز دی۔''

''جی آئی......'' اس نے بشیراں کو سالن کا خیال رکھنے کو کہا۔

جب وہ زمان کے پاس پہنچی تو دیکھا عائشہ زمان کے پاس بیٹھی رو رہی ہے۔

''سلام......'' فاخرہ نے جھجک کر سلام کیا۔

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN

Click on http://www.paksociety.com for more

''فاخرہ میں تمہارے پاس بہت امید لے کر آئی ہوں رحمان کو معاف کر دو اس نے تم پر اور اس گھر پر جو بھی مظالم کیے ہیں وہ سب مجھے بتا چکا ہے۔ وہ سعد اور رائمہ کا قاتل ہے۔''

''عائشہ بھابی یہ کیا کہا تم نے۔'' زمان ہکا بکا کہہ رہا تھا۔

''ہاں زمان بھائی حقیقت وہ نہیں ہے جو رحمان نے ہم سب کو بتائی بلکہ......'' عائشہ اب رحمان سے سنی ساری بات سنا رہی تھی اور زمان بےچینی سے پہلو بدل رہا تھا۔

''مگر رحمان تو کہتا تھا......'' عائشہ نے زمان کی بات کاٹ دی۔''

''بکواس کرتا تھا جھوٹ بولتا تھا رحمان...... وہی فاخرہ کی تباہی کا ذمہ دار ہے۔ ہم سب نے زیادتیوں کی حد کر دی۔ زمان بھائی ہم سب ظالم ہیں۔'' آج فاخرہ کے سارے آنسو عائشہ رو رہی تھی۔

''میں رحمان کو چھوڑوں گا نہیں۔'' زمان کے اندر بھی جھرجھری لے کر غیرت بیدار ہوئی تھی۔

''وہ عبرت کا نشان بن چکا ہے اس کا بدن گلتا جا رہا ہے اس کے بدن میں کیڑے رینگتے ہیں۔ خدا رسول ﷺ کا واسطہ فاخرہ رحمان کو معاف کر دو تاکہ اس کی جان نکل سکے۔'' عائشہ نے زمین پر بیٹھ کر اس کے پاؤں جکڑ لیے فاخرہ کا چہرہ سپاٹ تھا۔ اس کے چہرے پر موت کا سا سکوت چھایا ہوا تھا۔ فاخرہ نے عائشہ کو زمین پر سے اٹھا کر بیڈ پر بٹھا دیا۔

''نہیں فاخرہ رحمان کو معاف نہیں کرے گی میں بھی رحمان کو معاف نہیں کروں گا۔''

''میں نے اسے معاف کیا میرا اللہ بھی اسے معاف کرے گا مگر عائشہ ایک لمحے کے لیے عورت بن کر ماں بن کر سوچے گا کہ جب فاخرہ کے ہر بچے نے اپنے بچپن میں ماں کے کندھے پر سر رکھ کر چاندی راتوں میں پوچھا۔

''مما چاند میں ماموں ہوتا ہے نا، مما چاند میں ماموں ہوتا ہے نا۔''

''مما ہمارا ماموں کہاں ہے۔'' فاخرہ بلکنے لگی۔

تب میرے دل پر کیسی قیامتیں ٹوٹتیں تھیں کیسا میرا دل کٹ کٹ کر گرتا تھا، ایک لمحے کے لیے اس کرب کو محسوس کرنا عائشہ محسوس کرنا۔''

محبت ہی تو کی تھی میں نے میری نیت صاف تھی، اور سزا اتنی طویل اتنی کھٹن کہ میں مر مر کر جیتی رہی اور جیتے جی مرتی رہی۔''

''رحمان کو مایا کی اتنی طمع تھی کہ اس نے میرے بھائی کی جان ہی لے لی، میرا میکہ گھر اجاڑ دیا۔ ارے سعد مرتضٰی کا ایک بوسہ جو وہ میری پیشانی پر ثبت کرتا تھا اس کا کوئی مول نہیں ہو سکتا۔

پوری کائنات کا سحر ایک طرف سعد مرتضٰی کا بوسہ پھر بھی زیادہ قیمتی تھا، خدا بن گیا مجھ سے سب کچھ چھین لیا خود ہی نکاح کیا مجھ سے خود ہی طلاق دے دی پھر بھی سکون نہیں ملا تو اپنے اندھے بھائی سے نکاح کر دیا جو انتہائی کمزور مرد ثابت ہوا جس کی آنکھیں ہی اندھی نہیں دماغ کی ساری کھڑکیں بھی بند تھیں جس نے جو کہا مان لیا۔''

''میری زندگی میں تین مرد آئے کسی کو مایا چاہیے تھی کسی کو میری تنخواہ چاہیے تھی سب نے میرے اندر گھٹن اور تشنگی پیدا کی کوئی میرا چہرہ دیکھتا کوئی میرا بدن ٹٹولتا تھا۔

کسی نے بھی میرے دل کے اندر جھانک کر نہیں دیکھا کہ دل میں کتنا درد کتنی تکلیف ہے کسی

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

Click on http://www.paksociety.com for more

نے بھی میرے غم میرے درد کو اپنی محبت واپنائیت سے بہاؤ کا راستہ نہیں دیا۔ میری تکلیف کو سب نے بڑھایا کسی نے بھی باہر نہیں نکالا......'' آج وہ دونوں مل کر رو رہی تھیں۔

''فاخرہ میں بہت شرمندہ ہوں۔'' زمان بولا۔

''اس سے کیا فرق پڑتا ہے اب۔'' فاخرہ نے بے دلی سے کہا۔

''میں نے رحمان کو معاف کیا اللہ بھی اُسے معاف کرے گا۔''

☆......☆......☆

اللہ کا فرمان ہے کہ میں اپنے حقوق معاف کر دوں گا مگر حقوق العباد میں جو ظلم کسی نے کسی پر ڈھایا جب تک وہ بندہ معاف نہیں کرے گا ظلم کرنے والے کو میں بھی معاف نہیں کرسکتا۔''

رحمان مرگیا۔ اس کے بدن سے اتنے بدبو کے بھبکے اٹھ رہے تھے کہ کوئی اسے غسل دینے کو آگے نہیں بڑھ رہا تھا نہبات نے چند دوسرے لوگوں اور فرقان کی مدد سے غسل دیا تھا۔

اریز چوہدری بیا ہمدانی کو ساتھ لے کر جا رہا تھا۔ کسی نے اس کے کزن کو مخبری کردی ان کا پیچھا کیا گیا اور پولیس کی بھاری نفری کے ساتھ چھاپہ مارا گیا تو وہاں سے بہت ساری عورتیں اور بچے ملے تھے وہ بچوں اور عورتوں کی سپلائی کا کام کرتے تھے۔ جرائم پیشہ گروہ سے عروہ بھی برآمد ہوئی تھی ہاں جویریہ اور اس کے بچوں کا کچھ پتا نہیں چل سکا تھا۔

اریز اور نایاب کی لڑائی ہوگئی تھی نایاب ان کا راز دار تھا شہر کی امیر اسامیوں کے بارے میں معلومات دیتا تھا آج مخبری بھی اسی نے کی تھی۔ اس کا سرغنہ تو ہاتھ نہیں آیا تھا مگر لڑکیاں آزاد ہوگئی تھیں۔

☆......☆......☆

ایک دن جب نہبات اور فاخرہ جب گارڈن میں تھے شام کا وقت تھا صبا ان کو وہیں چائے دے گئی تھی۔ تب فاخرہ نے نہبات کو امن پر گزرے سانحے کا حرف حرف بتا دیا وہ سر جھکائے سنتا رہا اس کا چہرہ پل پل رنگ بدل رہا تھا۔

''اب بتاؤ بیٹا......'' فاخرہ نے اس کا چہرہ نگاہوں کی گرفت میں لے کر پوچھا۔

''پھپھو مجھے ہر حال میں امن سے ہی شادی کرنی ہے۔'' وہ مضبوط لہجے میں بولا۔

''سوچ سمجھ کر فیصلہ کرنا بیٹے ایسا نہ ہو جلد بازی میں فیصلہ کرلو بعد میں مخصوص مردانہ تنگ دلی تمہاری محبت کو کھا گئی تو امن کی تو زندگی برباد ہو جائے گی نا۔''

''نہیں پھپھو ایسا کبھی نہیں ہوگا میرا یقین رکھیں۔''

''بیٹا ایک بات یاد رکھنا عورت کی فطرت محبت کے معاملے میں بچے کی سی ہوتی ہے جو صرف محبت سے بہلتا ہے بس محبت محبت بہت زیادہ محبت، کبھی اسے ماضی کا طعنہ مت دینا میری بچی کو بہت پیار اور اعتماد دینا عورت کو صرف تحفظ اور محبت چاہیے ہوتی ہے صرف محبت، امن کو بہت جتنوں سے میں نے دوبارہ زندہ کیا ہے۔''

''پتا ہے امن کہتی ہے آنٹی آپ میرے لیے سانٹا کلاز ہیں۔''

''سانٹا کلاز......' نہبات نے استفہامیہ ابرو اچکائے۔

''سانٹا کلاز ایک Image ایک تصور، جو کہ کرسمس کے موقعوں پر بچوں کے لیے تحائف لاتا ہے ان کے لیے خوشیاں ڈھونڈتا تھا ان کی

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY READING Section

Click on http://www.paksociety.com for more

زندگی کے اندھیروں میں کرن بن کر جگمگا تا جینا سکھا تا تھا۔ جینے کی راہ کھا تا تھا...... ہاہ پگلی، میں تو زندہ حقیقت ہوں کوئی تصور تھوڑی ہوں۔''

''واؤ، فنٹاسٹک......'' نیہات نے توصیفی انداز میں ہونٹ سکیڑے۔

''خلیل جبران نے شاید مردوں کے لیے ہی کہا ہے کہ اگر تیرا دل کوہ آتش فشاں ہے تو تیرے ہاتھوں میں پھولوں کو کیسے تروتازہ رہنے دے گا۔''

''لڑکیاں تو پھول ہوتی ہیں ان کو بہت محبت سے رکھنا چاہیے۔ سخت گیر مرد اپنی بیویوں کو تروتازہ نہیں رہنے دیتے مرجھا جاتی ہیں تم امن کو پھول سمجھنا۔''

''اوکے جناب آپ کی بیٹی کو مابدولت پھولوں کی طرح رکھیں گے۔'' نیہات نے سر تسلیم خم کر دیا۔ ''مجھے یقین ہے۔''

☆......☆......☆

عائشہ دو ماہ سے مکان کا کرایہ نہ دے سکی تھی، مالک مکان نے اسے گھر سے نکال دیا۔ یہاں بھی ایک بار پھر فاخرہ آگے بڑھی اور اس فیملی کو اپنے گھر لے آئی وہ جانتی تھی کہ دل بڑا کرنے سے رزق بھی کشادہ ہو جاتا ہے عائشہ اور عروہ کا سر ہی نہیں دل بھی فاخرہ کے سامنے جھک گیا تھا۔

گارڈن میں چٹائیاں بچھی ہوئی تھیں۔ سب خواتین اور لڑکیاں عشاء کی نماز پڑھ چکی تھیں۔ فاخرہ اور وہ سب رات کے اس روز اجتماعی دعا مانگا کرتی تھیں۔

فاخرہ دعا مانگتی باقی سب آمین آمین کہا کرتی تھیں۔ فاخرہ نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے، درود شریف پڑھا۔

''اے اللہ اے دو جہانوں کے مالک کل امت مسلماں کی بیٹیوں کی عصمتوں کی حفاظت فرما دے۔ اے آسمانوں کو بغیر سہارا کھڑا کرنے والے رب، تجھے تیری واحدانیت کا صدقہ ہماری بیٹیوں کو فاطمہ الزہرہ جیسا کج ویسی شرم وحیاء عطا فرما تا کہ ان کے بطنوں سے بیٹے پیدا ہوں۔''

فاخرہ کی آواز میں سوز تھا۔ گریہ زاری تھی پیچھے آمین آمین کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں۔

''اے اللہ! تجھے تیری کبریائی کا واسطہ تجھے تیرے محمد کا واسطہ شیطانوں کو نیست و نابود کر دے۔ اے اللہ ہمارے نوجوانوں میں محمد بن قاسم جیسے نوجوان پیدا کر دے۔ آمین کی صدائیں بلند ہوئی سسکیاں گونج رہی تھیں۔

''دنیا تباہی کے دہانے پر کھڑی ہے ہم پر ہماری اولاد پر کل امت مسلماں پر اپنا رحم اپنا کرم نازل فرما۔ تیرا اعتاب سہنے کی تاب نہیں میرے اللہ محمد ﷺ کے رب ہمیں معاف فرما دے۔

ہمارے گناہوں کو نہ دیکھ اپنی رحمت کو دیکھ، تجھے تیری بڑائی کا واسطہ ہمیں معاف کر دے۔ ہم تجھے بھول گئے اپنے اصل کو بھول گئے اللہ تو اپنی نظر ہم پر رکھنا ہمیں معاف کر دے۔ ہمیں گناہوں سے بچالے۔'' آمین کہتی کہتی عروہ کی ہچکیوں نے گھگھی باندھ رکھی تھی۔

''تم حقیقتاً اجالا ہو دوسروں کی زندگیوں میں اجالا کر دینے والی۔''

زمان دور کھڑا رو رہا تھا۔ یہ اجالا کا ظرف تھا کہ اس نے سارا خاندان ایک جگہ اکٹھا کر دیا تھا۔

آج گارڈن میں ایک ایک پھول مسکرا رہا تھا اور دور افق پر چاند میں سعد مرتضیٰ کا پرنور چہرہ مسکرا رہا تھا۔

(اس خوب صورت ناولٹ کی...)

For Next Episodes Visit
Paksociety.com

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY